شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، مؤلف فیضان سنت

حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا مختصر تعارف

تعارفِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

مؤلف فیضانِ سنّت و بانیٔ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا مختصر تعارف

تعارُفِ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : تعارفِ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : صفر المظفر ۱۴۲۸ھ، مارچ 2007ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردارآباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹّی، حیدرآباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

''**تعارفِ امیرِاہلسنّت**'' کے 15 حروف کی نسبت سے **اس کتاب** کو پڑھنے کی 15 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔

2...... حتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور

3...... قبلہ رو مطالَعہ کروں گا۔

4...... قرآنی آیات اور

5...... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6...... جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7...... جہاں جہاں ''سرکار'' کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8...... شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔

9...... اس روایت ''عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔

10...... (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

11...... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

12...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

13...... اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

14...... اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری امّت کو اِیصال کروں گا۔

15...... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

سورۂ اٰل عمران میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ۴، اٰل عمران:۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے

الحمدللہ عزوجل ! اس پرفتن دور میں تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** بھی اس فریضہ کی انجام دہی میں کوشاں ہے۔اس مَدَنی تحریک کی بنیاد آج سے تقریباً پچیس سال قبل 1981ء میں باب المدینہ کراچی میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی، **میٹھے میٹھے مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عنایتوں، **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکتوں، **اولیائے عظام** رحمۃ اللہ علیہم کی نسبتوں، **علماء ومشائخ اہل سنت** دامت فیوضھم کی شفقتوں اور **امیرِ اہلِ سنت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کوششوں کے نتیجے میں آج **''دعوتِ اسلامی''** کا مدنی پیغام تادمِ تحریر دنیا کے کم وبیش **66** ممالک میں پہنچ چکا ہے اور کامیابی کا سفر ابھی جاری ہے۔الحمد للہ علی احسانہ

اس عظیم الشان تحریک کے بانی وامیر حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کی مَدَنی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔آپ کی سعی پیہم سے لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ نیکی کی راہ پر گامزن ہوگئے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے بیانات ،تالیفات ،ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کی عظیم تالیف **''فیضانِ سنت''** (جلداول) پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے،اس کے علاوہ بھی درجنوں موضوعات پرآپ کی کتب ورسائل موجود ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**

آپ دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خداعزوجل وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم، جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت ،جذبہ احیاءِ سنّت ،زہدوتقویٰ،عفوودرگزر،صبروشکر، عاجزی وانکساری،سادگی ،اخلاص،حسنِ اخلاق ،جودوسخا،دنیا سے بے رغبتی ،حفاظتِ ایمان کی فکر،فروغِ علم دین،خیرخواہیٔ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں۔

صالحین کے حالات وواقعات جاننے میں دلوں کی جِلا ،روحوں کی تازگی اورفکْر و نظَر کی پاکیزگی پنہاں ہے،لہٰذا امّت کی خیرخواہی کے مقدس جذبے کے تحت **مجلس المدینۃُ العِلمیۃ** نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا تعارف مختصراًشائع کرنے کا قصْد کیا ہے۔چنانچہ **''تعارُفِ امیرِاہلسنت''** آپ کے ہاتھوں میں ہے،جس میں **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق حتی المقدورمستندذرائع سے حاصل کردہ **معلومات** مہیا کی گئی ہیں۔اِس کتاب میں شامل آیات کے تراجم امامِ اہلِ سنت،عظیم المرتبت،

الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمہ قرآن **کَنزُ الایمان شریف** سے لئے گئے ہیں اور احادیثِ مبارکہ کے حتی المقدور حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ پر تلفظ کی دُرُستی کیلئے حتی المقدور اِعراب لگادیئے گئے ہیں۔ اس **منفرد** اور **تاریخی اہمیت** کی حامل کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروَرْدگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''
(فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

تعارفِ امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّهُ الْعَالِی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارقادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت مبارکہ ۲۶ رَمَضانُ المبارک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں پاکستان کے مشہورشہر بابُ المدینہ کراچی میں ہوئی۔

آپ کے آباء واجداد

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے آباء واجداد ہند کے گاؤں ''کُتیانہ (جُوناگڑھ)'' میں مقیم تھے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے دادا جان عبدالرحیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم کی نیک نامی اور پارسائی پورے ''کتیانہ'' میں مشہور تھی۔ جب پاکستان مَعْرِضِ وُجود میں آیا تو امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے والدین ماجدین ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے

آئے۔ابتدا میں **بابُ الاسلام** (سندھ) کے مشہور شہر حیدر آباد میں قیام فرمایا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد **بابُ المدینہ** (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں سُکُونَت پذیر ہوئے۔

والدِ محترم

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے والدِ بزرگوار **حاجی عبدالرحمٰن قادری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی باشرع اور پرہیزگار آدمی تھے۔ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، انہیں بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔ دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ الھادی **سلسلۂ عالیہ قادِریہ** میں بیعت تھے۔

قصیدۂ غوثیہ کی برکت:

1979ء میں جب شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ ''کولمبو'' تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بَہُت متأثر پایا کیونکہ انہوں نے وہاں کی عالیشان **حَنَفی میمن مسجد** کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔کولمبو میں قیام کے دوران **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **خالو** نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ ''میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چار پائی پر بیٹھ کر آپ کے **والد صاحب** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **''قصیدۂ غوثیہ''** پڑھتے تو ان کی چار پائی **زمین سے بلند** ہو جاتی تھی۔'' (سبحان اللہ عزوجل)

سفرِ حج کے دوران انتقال:

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ عالَمِ شِیر خوارگی ہی میں تھے کہ آپ کے **والدِ**

محترم ۱۳۷۰ھ میں **سفرِ حج** پر روانہ ہوئے۔ **ایامِ حج** میں منیٰ میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے کئی حجاج کرام فوت ہوگئے، ان میں حاجی عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ المنّان بھی شامل تھے جو مختصر علالت کے بعد ۱۴ **ذوالحِجَّۃ الحرام ۱۳۷۰ھ** کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

الحمدللہ عزوجل! **حاجی عبدالرحمٰن** علیہ رحمۃ المنان کس **قدر خوش نصیب** تھے کہ وہ سفرِ حج کے دوران اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ **سفرِ حج کے دوران انتقال** کرجانے والے کے بارے میں **رحمتِ کونین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جو **حج** کیلئے نکلا اور مرگیا **قیامت** تک اس کیلئے **حج کا ثواب** لکھا جائے گا اور جو **عمرہ** کیلئے نکلا اور مرگیا اس کیلئے **قیامت** تک **عمرے کا ثواب** لکھا جائیگا اور جو **جہاد** میں گیا اور مرگیا اس کیلئے قیامت تک **غازی کا ثواب** لکھا جائیگا۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۳۲۱، ج۴ص ۹۳، دارالفکر بیروت)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، ''جو اس راہ میں **حج یا عمرہ** کیلئے نکلا اور مرگیا اس کی **پیشی** نہیں ہوگی، نہ **حساب** ہوگا اس سے کہا جائے گا تو **جنت** میں داخل ہو۔''

(مسند ابی یعلیٰ الموصلی، مسند عائشہ، الحدیث ۴۵۸۹، ج۴، ص ۱۵۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

ایمان افروز خواب:

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بڑی **ہمشیرہ** کا بیان ہے کہ **ابا جان** علیہ رحمۃ المنان

کے وِصال کے بعد میں نے ایک مرتبہ یہ **ایمان افروز خواب** دیکھا کہ''**ابا جان** علیہ رحمۃ المنان ایک انتہائی نورانی چہرے والے **بزرگ** کیساتھ تشریف لائے ، میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے ، بیٹی ! تم ان کو پہچانتی ہو؟ یہ ہمارے **مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں ، پھر **شہنشاہ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے **مجھ** پر بہت **شفقت** کرتے ہوئے فرمایا کہ تم بہت **نصیب دار** ہو۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ ﷺ

ننھا سا دل بھر آیا:

امیرِ اَہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مرتبہ کچھ اس طرح سے بتایا کہ''میرے **بچپن** کے دنوں میں ایک بار گھر کے برآمدے کی طرف جاتے ہوئے اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ''سبھی بچے کسی نہ کسی کی طرف **باپا، باپا** کہہ کر بڑھتے ہیں اور اس سے لپٹ جاتے ہیں پھر ان کے باپا انہیں گود میں اٹھا کر پیار کرتے ہیں، انہیں **شیرینی** دلاتے ہیں اور کبھی کبھی **کھلونے** بھی دلاتے ہیں...... کاش ! ہمارے گھر میں بھی باپا ہوتے ، میں بھی ان سے لپٹتا اور وہ مجھے پیار کرتے۔''اس **بے تاب آرزو** کی وجہ سے میرا ننھا سا دل بھر آیا اور جگر **صدمے** سے چُور چُور ہو گیا اور میں نے بلک بلک کر رونا شروع کر دیا۔ میرے رونے کی آواز سن کر میری بڑی ہمشیرہ جلدی سے وہاں آئیں اور اپنے ننھے یتیم بھائی کو گود میں لیکر بہلانے لگیں۔

بڑے بھائی کا انتقالِ پُرملال

والدِ محترم کے انتقال کے بعد محترم **عبدالغنی** صاحب جو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **ایک ہی بھائی** تھے اور عمر میں آپ سے بڑے تھے، وہ بھی ٹرین کے **حادثہ** میں انتقال فرما گئے۔

اِیصالِ ثواب کی بہار:

ایک مُبَلِّغ کا بیان ہے کہ **امیرِ اَہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ نے **ایک بار** دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا کہ ''بڑے بھائی صاحب کا **۱۵ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۳۹۶ھ** کو ٹرین کے حادثہ میں انتقال ہوا اور اسی سال جب **ماہ رَمَضانُ المبارَک** کی پہلی **پیر شریف** آئی تو **دوپہر** کے وقت میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ نے مجھ سے چند غیر متوقع سُوالات کئے۔ مثلاً ایک سُوال یہ تھا کہ ''**کیا تم کل قبرِستان گئے تھے؟**'' میں نے ذرا چونک کر کہا ''جی ہاں'' (میرے چونکنے کی وجہ یہ تھی کہ میری ہمشیرہ کو تو صرف اتوار کی شام میرے قبرِستان جانے کا علم تھا اور ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد میری گھر پر موجودگی کی وجہ سے شاید وہ یہ سمجھی ہوں گی کہ میں قبرِستان نہیں گیا)۔ ہمشیرہ کہنے لگیں کہ تم مجھ سے چاہے کتنا ہی چھپاؤ مگر مرحوم بھائی جان نے مجھے **خواب** میں سب کچھ بتا دیا ہے کہ تم کب کب قبرِستان جاتے ہو، اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہاں تم اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر **نعت خوانی** بھی کرتے ہو۔ مزید کہا کہ بھائی جان نے مجھے خواب میں اپنی **قبر** کے **حالات** بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ''جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو ایک چھوٹا سا **جانور** میری طرف لپکا میں نے پاؤں کو زور سے جھٹکا دے کر اسے ہٹا دیا، اس جانور کا ہٹنا تھا کہ **خوفناک**

عذاب میری طرف بڑھنے لگا، قریب تھا کہ وہ عذاب مجھ پر مسلط ہوجاتا کہ اتنے میں **بھائی الیاس** کا کیا ہوا **ایصالِ ثواب** آ پہنچا اور وہ میرے اور عذاب کے درمیان **حائل** ہوگیا۔ جب دوسری جانب سے عذاب بڑھنے لگا تو وہاں بھی **الیاس بھائی** کا **ایصالِ ثواب** آڑ بن گیا۔ اسی طرح ہر طرف سے عذاب بڑھا مگر الحمدللہ عزوجل ہر مرتبہ **ایصالِ ثواب** آڑ بن گیا۔ بالآخر تمام راہیں مَسدود پاکر عذاب مجھ سے **دُور** ہوگیا۔

اللہ عزوجل کا شُکر ہے کہ **مرنے کے بعد مجھے میرا بھائی الیاس کام آگیا۔**

میرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ

انہیں خُلد میں بسانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

والدہ ماجدہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی **والدہ ماجدہ** ایک نیک، صالحہ اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ جنہوں نے سخت ترین آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر تربیت کی جس کا منہ بولتا ثبوت خود **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔

مادرِ مُشفِقہ کا انتقال:

بھائی کی وفات کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ۱۷ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ میں **مادرِ مُشفِقہ** بھی **انتقال فرما گئیں**۔ ایسے **اعصاب شکن** حالات میں عموماً لوگوں کے ہاتھ سے **دامنِ صبر** چھوٹ جاتا ہے اور ان کی زبان سے شکوہ وشکایت کے الفاظ جاری ہوجاتے ہیں، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے دل برداشتہ ہونے کے بجائے اپنے

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں بصورتِ اشعار **اِستِغاثہ** پیش کیا، ان میں سے چند **اشعار** پیش کئے جاتے ہیں۔

گھٹائیں غم کی چھائیں، دل پریشاں یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں ہو میرے دَرْد و دُکھ کا دَرماں یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں ننھا تھا، چلا والد، جوانی میں گیا بھائی
بہاریں بھی نہ دیکھیں تھیں چلی ماں یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نسیمِ طیبہ سے کہہ دو دلِ مضطر کو جھونکا دے
بنے شامِ اَلَم، صبحِ بہاراں یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سفینے کے پَرَخْچے اڑ چکے ہیں زورِ طوفاں سے
سنبھالو! میں بھی ڈوبا اے مِری جاں یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کئی روز تک خوشبو آتی رہی:

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ والدۂ مُشفِقَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا شبِ جُمُعہ کو انتقال ہوا۔ الحمدللہ عزوجل **کلِمۂ طَیِّبَہ** اور **اِستِغفار** پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ **غُسْل** دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی **روشن** ہو گیا تھا۔ جس **حصۂ زمین** پر روح قَبْض ہوئی اس میں کئی روز تک **خوشبو** آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصہ میں جس میں انتقال ہوا تھا، طرح طرح کی **خوشبوؤں** کی لپٹیں آتیں۔ تیجا والے دن صبح کے وقت چند **گلاب** کے پھول لاکر رکھے تھے جو **شام** تک تقریباً **تروتازہ** رہے جو میں نے اپنے ہاتھ

سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں ان میں ایسی عجیب بھینی بھینی **خوشبو** تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی میں نے گلاب کے پھولوں میں ایسی **خوشبو** نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ **خوشبو** میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ رَحمَۃُ اللہ عَلَیۡھَا

آپ دامت برکاتہم العالیہ **مزید** ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سب پیارے **آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **غلامی کا صدقہ** ہے، جس پر بھی سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی اور مہکی مہکی نظرِ کرم ہو جاتی ہے، وہ ظاہری و باطنی خوشبوؤں سے مہکنے لگتا ہے۔ اور پھر اس کی خوشبو سے ایک عالم مَہک اٹھتا ہے۔

ذرے جھڑ کر تری پَیزاروں کے　　تاجِ سر بنتے ہیں سیاروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رؔضا　　بول بالے مِری سرکاروں کے

الحمدللہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی **والدہ ماجدہ** رحمۃ اللہ علیہا پر ربّ عزوجل کا کتنا کرم ہے کہ ان کا انتقال **کلِمۂ طَیِّبَہ** اور **اِستِغفار** پڑھنے کے بعد ہوا۔ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے:

''جس کا آخِر کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبَہ) ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث ۳۱۱۶، ج ۳ ص ۲۵۵، دار احیاء التراث العربی بیروت)

امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کا شوقِ علم

سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب العلم، الحدیث ۷۱، ج ۱ ص ۴۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امیرُالمؤمنین مولا مشکل کُشا سیدنا **علی المرتضٰی** کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے **مروی ہے** کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے **دنیا** سے **بے رغبتی** اختیار کی، اللہ تعالیٰ اس کو **بغیر تعلیم** حاصل کئے **علم** عطا فرما دیتا ہے اور **بغیر** ظاہری **اسباب** کے **صحیح راستہ** چلاتا ہے اور اس کو **صاحبِ بصیرت** بنا دیتا ہے اور اس سے **جہالت** کو دور فرماتا ہے۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۸۷۲۵، ص ۵۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں **علومِ دینیہ** کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے **حصولِ علم** کے ذرائع میں سے کتب بینی اور صحبت عِلماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ **مفتیِ اعظم** پاکستان حضرت علامہ مفتی **وقارالدین قادِری** رَضَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کیا اور مسلسل **۲۲ سال** آپ علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی **خلافت** و **اجازت** سے بھی نوازا۔

مطالعہ کی لگن:

الحمدللہ عزوجل! کثرتِ مطالعہ، بحث و تمحیص اور اَکابر عُلَماءِ کرام سے تحقیق و تدقیق کی وجہ سے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کو **مسائلِ شَرْعیہ** اور **تصوّف** و **اَخلاق** پر دسترس ہے۔ صدرالشریعہ بدرالطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی شہرۂ آفاق تالیف **''بہارِ شریعت''** کے تکرارِ مطالعہ کے لئے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے شوق کا عالَم دیدنی ہے، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے

فتاویٰ کے عظیم الشان مجموعے **''فتاویٰ رضویہ''** کا مطالعہ آپ کا خاص شغفِ علمی ہے۔

حجۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کتب بالخصوص **''احیاء العلوم''** کو آپ زیرِ مطالعہ رکھتے ہیں اور اپنے مُتوَسِّلین کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر اکابرین دامت فیوضہم کی کتب بھی شاملِ مطالعہ رہتی ہیں۔ **مُنجیات مَثَلاً** صَبْر، شُکْر، تَوَکُّل، قناعَت اورخوف ورِجا وغیرہ کی تعریفات وتفصیلات اور **مہلکات مَثَلاً** جھوٹ، غیبت، بُغض، کینہ اورغفلت وغیرہ کے اسباب وعلاج آسان وسہل طریقے سے بیان کرنا آپ دامت برکاتہم العالیہ کا خاصہ ہے۔

تحریر وتالیف

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی **مرجاتا** ہے تو اس کے **اعمال کا سلسلہ** منقطع ہوجاتا ہے سوائے **تین** کاموں کے کہ ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے: (۱) صدقۂ جاریہ، (۲) وہ **علم** جس سے فائدہ اٹھایا جائے، (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے خیر کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶، دارابن حزم بیروت)

علمائے کرام دامت فیوضہم نے اس حدیث میں بیان کردہ فضیلت کو پانے کے لئے دیگر علمی کاموں کے ساتھ ساتھ **کتب** بھی تصنیف فرمائیں۔ الحمدللہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بھی **صاحبِ قلم** عالمِ دین ہیں۔ آپ دامت برکاتہم

العالیہ کو صفِ مصنفین میں **امتیازی حیثیت** حاصل ہے۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا یہی وجہ ہے کہ **عوام وخواص** دونوں آپ دامت برکاتہم العالیہ کی **تحریروں** کے **شیدائی** ہیں اور **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کی **کتب ورسائل** کو نہ صرف خود پڑھتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو مطالعے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں خرید کر **مفت تقسیم** بھی کرتے ہیں۔

کتب ورسائل اور تحریری بیانات:

تادمِ تحریر درجنوں **موضوعات** پر **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کی **منفرد اسلوب** کی حامل متعدد **کتب ورسائل اور تحریری بیانات** منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ **مثلاً** آپ کی مایہ ناز تألیف **''فیضانِ سنت''** (جلد اول) جو چار ابواب اور 1548 صفحات پر مشتمل ہے،

(۱) بسم اللہ شریف کے فضائل پر مشتمل **''فیضانِ بسم اللہ''**

(۲) کھانے پینے کی سنتوں اور آداب پر مشتمل **''آدابِ طعام''**

(۳) صحت مند رہنے کے اصولوں پر مبنی **''پیٹ کا قفلِ مدینہ''**

(۴) ماہِ رمضان کے فضائل و مسائل کے لئے **''فیضانِ رمضان''**

اس کے علاوہ نماز، وضو، غسل، جنازہ وغیرہ کے شرعی احکام پر مشتمل **''نماز کے احکام''**، کفریہ کلمات کی نشاندہی کرنے والا رسالہ **''۲۸ کلماتِ کفر''** وقت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے **''انمول ہیرے''** غصے پر قابو پانے کے لئے **''غصے کا علاج''**

اپنا ظاہر و باطن سنوارنے کے لئے ''**میں سدھرنا چاہتا ہوں**''، ''**نیک بننے کا نسخہ**'' اور ''**گناہوں کا علاج**'' قبر میں پیش آنے والے حالات سے آگاہی کے لئے ''**قبر کا امتحان**''، ''**مردے کے صدمے**''، ''**مردے کی بے بسی**'' خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے ''**غفلت**'' شیطان کے جال سے بچنے کے لئے ''**شیطان کے چار گدھے**'' توبہ کی طرف مائل کرنے کے لئے ''**نہر کی صدائیں**''، گانے باجے کی ہلاکتیں آشکار کرنے کے لئے ''**گانے باجے کی ہولناکیاں**'' اور ''**ٹی وی کی تباہ کاریاں**'' اَمردوں کی صحبت کی ہلاکت خیزیوں کے بیان کے لئے ''**اَمرد پسندی کی تباہ کاریاں**'' حبِّ دنیا کے علاج کے لئے ''**ویران محل**''، ''**بادشاہوں کی ہڈیاں**''، حسنِ اخلاق کی برکتیں لٹانے کے لئے ''**میٹھے بول**''، مسلمانوں میں عزت واحترام کی فضا ہموار کرنے کے لئے ''**احترامِ مسلم**''، مصائب وآلام پر صبر کرنے کا ذہن بنانے کے لئے ''**خودکشی کا علاج**''، راہِ خدا عزوجل میں قربانیاں دینے کا جذبہ پانے کے لئے ''**جوشِ ایمانی**''، ''**نابینا علمدار**'' اور ''**ابوجہل کی موت**''، ظلم وستم کی آندھیوں کو روکنے کے لئے ''**ظلم کا انجام**''، پردے کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے ''**پردے سے متعلق سوال وجواب**'' اور ''**زخمی سانپ**''، مسجدوں کو بدبو سے بچانے کے لئے ''**مسجدیں خوشبودار رکھئے**'' فتاویٰ رضویہ سے اخذ کردہ مدنی پھولوں کی خوشبو سے معطر معطر ''**ذکر والی نعت خوانی**'' نعت خوانی کی اجرت کے حکمِ

شرعی کے بیان کے لئے ''**نعت خوان اور نذرانہ**''، آپس کے جھگڑوں کے پائیدار حل کے لئے ''**ناچاقیوں کا علاج**''، شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کے بیان پر مشتمل رسالہ، ''**امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات**''، اجارے کے احکامِ شرعی کی معلومات کے لئے ''**ملازمین کے ۲۱ مدنی پھول**'' آسان ترین اسلوب میں حج وعمرہ کے تفصیلی مسائل کے لئے ''**رفیق الحرمین**'' اور ''**رفیق المعتمرین**''......ان کے علاوہ بھی آپ کی **کثیر تالیفات** اپنی بہاریں لٹارہی ہیں۔

آپ کی تحریر کی ایک نمایاں خصوصیّت یہ ہے کہ آپ دورانِ تحریر **مشکل الفاظ پر اعراب** لگانے کا بھی التزام فرماتے ہیں جس کی وجہ سے کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے بے حد آسانی ہوجاتی ہے۔ ایک اسلامی بھائی نے ''**فیضانِ رمضان**'' میں کتاب پڑھنے کی نیتوں والے صفحہ پر لگائے گئے اعراب گِنے تو ششدر رہ گئے کہ **378 سے زائد اعراب** لگائے گئے تھے۔

مدنی بہاریں:

الحمدللہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی ان کتب ورسائل کی برکت سے لاتعداد مسلمانوں کو توبہ نصیب ہوئی اور ان کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، اس کی چند جھلکیاں ''**خوش نصیب میاں بیوی**'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) نامی رسالے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ رسائلِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دو مدنی

بہاریں آپ کے گوش گزار کی جاتی ہیں:

میں سدھرنا چاہتا ہوں:

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک **دکاندار** اسلامی بھائی (جو اپنے پاس امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل تحفے میں دینے کے لیے رکھا کرتے ہیں) نے بتایا کہ میرے پاس ایک **نوجوان** موبائل فون یہ کہہ کر بیچنے کے لیے آیا کہ میں مجبوری کے تحت بیچ رہا ہوں۔ مگر مجھے شبہ ہوا کہ شاید یہ موبائل چرا کر یا کسی سے چھین کر لایا ہے، ورنہ اتنا سستا نہ بیچتا۔ بہرحال میں نے **موبائل** خریدنے سے انکار کرتے ہوئے اسے **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کے تحریری بیان کا رسالہ **"میں سدھرنا چاہتا ہوں"** تحفے میں پیش کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب میں نماز ادا کر کے قریب ہی واقع **مزار شریف** پر حاضری کے لیے پہنچا تو اسی نوجوان کو مزار کے احاطے میں بیٹھے دیکھا، اس کے ہاتھ میں وہی **رسالہ** تھا۔ میں نے بعدِ سلام خیریت دریافت کی تو وہ دھیمے لہجے میں کہنے لگا: میں نے آپ کے پیش کردہ رسالہ کا مطالعہ کیا، اس نے مجھے **لرزہ** دیا ہے، میری اس وقت **عجیب حالت** ہے، کبھی میں بھی **سیدھا سادہ نوجوان** تھا مگر اب بری صحبت کی وجہ سے معاشرے کا انتہائی **برا فرد** بن چکا ہوں، لوگوں کو لوٹنا، چوریاں کرنا، ڈاکے ڈالنا میری **عادت** ہے، یہ **موبائل فون** بھی کسی سے چھینا ہے اس بے چارے کا بار بار فون آ رہا ہے کہ کچھ رقم لے لو اور میرا موبائل واپس کر دو، آپ کے دیئے ہوئے **رسالے کو پڑھ کر اس بُری زندگی کو چھوڑنے کا ذہن بنا ہے۔"**

ابھی ہماری گفتگو جاری تھی کہ دوبارہ موبائل پر بیل بجی، اس نے اس مرتبہ فون بند کرنے کے بجائے مجھ سے میرا نام اور دکان کا پتا معلوم کیا اور فون پر جواب دیا کہ میں تمہارا موبائل اس دکاندار کو دے کر جا رہا ہوں، آ کر حاصل کرلو اور مجھے معاف کر دینا، مجھ میں یہ تبدیلی رسالہ **''میں سدھرنا چاہتا ہوں''** پڑھ کر آئی ہے اور اسی وجہ سے میں موبائل واپس کر رہا ہوں...... پھر مجھے وہ موبائل دے کر لوٹ گیا اور میں **امیرِ اہلسنّت** مدظلہ العالی کی **پُرتاثیر تحریر** کی برکات سے مستفیض ہونے والے خوش نصیب نوجوان کو دیکھ رہا تھا۔

احترامِ مسلم:

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈکر نگر (یو پی ہند) کے ایک **اسلامی بھائی** کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں **کفر** کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے تحریری بیان کا رسالہ **احترامِ مسلم** تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب **''اسلام''** آپس میں اس قدر امن و آشتی کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر **تاثیر** کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوگئی اور میرے دل میں **اسلام کی محبت** کا دریا موجیں مارنے لگا۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند **داڑھی** اور **عمامے** والے اسلامی بھائیوں کا **قافلہ** بھی بس میں سوار ہوا، میں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ

مسلمان ہیں، میرے دل میں اسلام کی محبت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں **احترام** کی نظر سے انہیں دیکھنے لگا، اتنے میں ایک اسلامی بھائی نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی شان میں **نعت شریف** پڑھنی شروع کردی، مجھے اس کا انداز **بے حد بھلا** لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے گفتگو شروع کردی۔ وہ تاڑ گیا کہ میں **مسلمان** نہیں ہوں، اس نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا، میں آپ سے **اسلام قبول** کرنے کی درخواست کرتا ہوں، میں رسالہ **''احترامِ مسلم''** پڑھ کر چونکہ پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا گرویدہ ہو چکا تھا، اس کے عاجزانہ انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، مجھ سے انکار نہ بن پڑا۔ **الحمد للہ** عزوجل یہ بیان دیتے وقت **مسلمان** ہوئے مجھے **چار ماہ** ہو چکے ہیں میں پابندی سے نماز پڑھ رہا ہوں، داڑھی سجانے کی نیت کرلی ہے، **دعوت اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔

کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں دعوت دین دیں قافلے میں چلو
دین پھیلایئے سب چلے آیئے مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

سنّتوں بھرے بیانات

نیکی کی دعوت دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بیان بھی ہے۔ الحمد للہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بھی ان علماء میں سے ہیں جن کے بیانات سننے والوں

پر جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔آپ کے **سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات** کو سننے والوں کی محویّت کا عالم قابلِ دید ہوتا ہے۔تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اورصوبائی سطح کے **اجتماعات** میں بیک وقت لاکھوں مسلمان آپ کے بیان سے مستفیض ہوتے ہیں، بذریعہ ٹیلی فون اورانٹرنیٹ' بیان سننے والوں کی **تعداد** اس کے علاوہ ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے بیانات بذریعہ **کیسیٹ** گھروں،دکانوں، مساجد،جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے سنے جاتے ہیں۔بیانات کی ان کیسیٹوں اورسی ڈیز کو **مکتبۃ المدینہ** شائع کرتا ہے۔آپ کا **اندازِ بیان** بے حدسادہ اورعام فہم اورطریقہ تفہیم ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہوجاتا ہے۔**لاکھوں مسلمان** آپ کے بیانات کی برکت سے **تائب** ہوکر راہِ راست پر آچکے ہیں۔آپ کے بیان کی ایک **مدنی بہار** ملاحظہ ہو:

نمازی ڈاکو:

باب المدینہ (کراچی) کے ایک ذمہ دار **اسلامی بھائی** کا بیان ہے میرا ایک جگری **دوست** بہت زیادہ **ماڈرن** جُوا اورشراب کا عادی اور معاذ اللہ عزوجل گناہوں میں بڑادلیر تھا۔کسی طرح باز نہ آتا تھا،یوں تو وہ باب المدینہ (کراچی) سے تعلق رکھتا تھامگر کاروبار کے لئے اس نے **کولمبو** میں مقامی خاتون سے شادی کررکھی تھی۔ایک بار باب المدینہ سے کولمبو روانگی کے وقت میں نے اس کے سامان میں **امیر اہلسنت**

دامت برکاتہم العالیہ کےسنتوں بھرے بیان کی کیسٹ ''**نمازی ڈاکو**'' ڈال دی۔

کولمبو پہنچ کراس نے کیسٹ ٹیپ ریکارڈ میں لگائی ۔ **امیر اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کراس کے جگر میں پیوست ہونے لگے ۔اس **بیان** کی برکت سے اس میں حیرت انگیز طور پر **مدنی انقلاب** آ گیا۔ یہاں تک کہ کولمبو جیسے فحاشی وعریانی سے بھر پور علاقے میں اس نے **داڑھی** اور سبز سبز **عمامہ شریف** کا مدنی تاج مستقل طور پر سجالیا۔ **دعوت اسلامی** کے مدنی کاموں میں مشغولیت اختیار کرلی اور **امیر اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر عطاری ہونے کی سعادت بھی پالی ۔ **۱۰ جولائی 2003ء** کو وہ بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے **موت** کی آغوش میں چلے گئے۔''

خوفِ خدا عزوجل

سورۂ رحمٰن میں ارشادِ ربِ العزت ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (پ ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

ترجمۂ کنز الایمان : اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

حضرت سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے کہ **سرورِ عالم ،نورِ مجسم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ** فرماتا ہے، '' **مجھے** اپنی عزت وجلال کی قسم ! میں اپنے بندے پر دوخوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اس کے لئے دو امن جمع کروں گا ،

اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلاء کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں بروزِ قیامت اسے امن میں رکھوں گا۔'' (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، الحدیث ۷۷۷، ج۱، ص۴۸۳)

بچپن کی کیفیت:

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے بچپن ہی سے **خوفِ خدا** عزوجل کی صفت سے متصف ہیں چنانچہ ابھی آپ دامت برکاتہم العالیہ بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہوکر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عزوجل مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔ کم سن ہونے کے باوجود یہ سن کر آپ دامت برکاتہم العالیہ **خوفِ خدا** عزوجل سے سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے: ''بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا، ...... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا، ...... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا۔'' آخرِ کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

رقّت آمیز فکرِ مدینہ:

عَرَب اَمارات میں تحریری کام کے دوران جب **امیر اہل سنت** دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہ سے سیدنا **امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی یہ تحقیق گزری کہ موت کی وجہ سے عقل میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، صرف بدن اور اعضاء میں تبدیلی آتی ہے۔ لہٰذا مردہ زندوں ہی کی طرح عقلمند، سمجھدار اور تکالیف ولذات کو جاننے والا ہوتا ہے، عقل باطنی شے ہے اور نظر نہیں آتی۔ انسان کا جسم اگرچہ گل سڑ کر بکھر جائے پھر بھی عقل سلامت رہتی ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، ج۴، ص۴۲۰، دار الفکر بیروت)

تو آپ فکرِ مدینہ میں ڈوب گئے کہ ''بعدِ موت غسلِ میت، تدفین اور منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کے وقت کی سختیاں اور ان عظیم آزمائشوں کے وقت عقل اور محسوس کرنے کی صلاحیت جوں کی توں باقی رہے گی تو کیا حال ہوگا؟'' یہ سوچ کر آپ پر بڑی رقّت طاری ہوئی اور آپ پر **خوفِ خدا** عزوجل کا اسقدر غلبہ ہوا کہ آپ نے بالکل خاموشی اختیار فرمالی اور بے قرار رہنے لگے۔

(کچھ عرصہ گزرنے کے بعد) آپ نے کچھ اس طرح سے فرمایا کہ ''اس کیفیت کے باعث میں نے محسوس کیا کہ ہمارے **بزرگانِ دین** رحمھم اللہ **خوف خدا** عزوجل سے کس طرح **لرزاں وترساں** رہا کرتے تھے، اب میں کھانا بھی کھارہاہوں، سوبھی رہا ہوں، مگر ایسا لگتا ہے کہ کھانے کی **لذَّتیں** اور سونے کا **لطف** جاتا رہا ہے، اب کسی چیز میں **مزہ** نہیں آرہا، ایسا لگتا ہے جیسے کوئی **غم** لگ گیا ہے۔'' (یہی وجہ ہے کہ) اکثر آپ کو کمرے میں تنہا **مُناجات** کرتے اور روتے ہوئے دیکھا گیا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے خوفِ خدا عزوجل سے معمور بیانات ''**اللہ** عزوجل **کی خفیہ تدبیر**'' اور ''**مردے کے صدمے**'' وغیرہما سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) **مومن** نہیں ہوسکتا جب تک **میں** اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۴، ج۱، ص۱۷)

سرکارِابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھرپور محبت کا نتیجہ ہے کہ **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی **سنّتِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ کا **عاشقِ رسول** ہونا ہر خاص و عام پر اتنا ظاہر وباہر ہے کہ آپ کو **عاشقِ مدینہ** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ کو بارہا **یادِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور **فراقِ طیبہ** میں آنسو بہاتے دیکھا گیا ہے۔ **اجتماعِ ذکرونعت** میں تو آپ کی رقّت کا بیان کرنے سے **قلم قاصر** ہے۔کبھی کبھی آپ یادِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں اس **قدر** دیوانہ وار تڑپتے اور روتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو رحم آنے لگتا ہے اور وہ بھی رونے لگتے ہیں۔

سرکارِ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے ﷺ
جو اشک مری آنکھ کی پُتلی سے گرا ہے

شادی کا سب سے پہلا دعوت نامہ:

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی **شادی** کا سب سے پہلا **دعوت نامہ** ایک ساکنِ مدینہ اسلامی بھائی کے ذریعے **بارگاہِ رسالت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں بھجوایا۔جنھوں نے اسے سنہری جالیوں کے روبرو پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔(آپ کچھ یوں فرماتے ہیں کہ) وقتِ نکاح یہ سوچ مجھ پر عجیب **کیف** طاری کئے دے رہی تھی کہ میں نے **بارگاہِ رسالت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں دعوت عرض کی ہے، دیکھئے اب **آپ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کب کرم فرماتے ہیں

اور تشریف لاتے ہیں۔ اس منفرد اندازِ فکر کی بَرَکت سے شادی کی تقریب (جو انسان کو عموماً غفلت میں مبتلا کردیتی ہے) پُر سوز انداز میں گزارنے کی **سعادت** حاصل ہوئی۔

پہلا سفرِ حج

مُدَّت دراز تک فراقِ مدینہ میں تڑپتے رہنے کے بعد بالآخر **۱۴۰۰ھ** میں **پہلی بار امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو **میٹھے مدینے** کی پرکیف حاضری کا پروانہ ملا۔

صبا! اس خوشی سے کہیں مر نہ جاؤں
دیارِ نبی سے بُلاوا ملا ہے

بس اب کیا تھا دل میں پہلے ہی سے سلگنے والی **عشقِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی آگ اب مزید بھڑک اُٹھی۔ اشک ہیں کہ تھمنے کا نام نہیں لیتے، عشق کے انداز بھی **نرالے** ہوتے ہیں۔ ہجر و فراق میں بھی **اشکباری**، حاضری کی اجازت پر بھی **گریہ وزاری**...... آپ دامت برکاتہم العالیہ کی منفرد اور **پُرسوز کیفیات** کی عکاسی ان اشعار سے ہوتی ہے:

مجھ کو درپیش ہے پھر مبارَک سفر　قافِلہ پھر مدینے کا تیار ہے
نیکیوں کا نہیں کوئی توشہ فقط　میری جھولی میں اَشکوں کا اِک ہار ہے
کوئی سَجدوں کی سوغات ہے نہ کوئی　زُہد و تقوٰی مِرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانب مگر　ہائے سر پر گناہوں کا انبار ہے
جُرم و عصیاں پہ اپنے لَجاتا ہوا　اور اَشکِ نَدامت بہاتا ہوا
تیری رحمت پہ نظریں جماتا ہوا　در پہ حاضر یہ تیرا گنہگار ہے

تیرا ثانی کہاں! شاہِ کون و مکاں   مجھ سا عاصی بھی اُمّت میں ہوگا کہاں!

تیرے عَفْو و کرم کاشہِ دو جہاں!   کیا کوئی مجھ سے بڑھ کر بھی حقدار ہے

(مغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی)

نِرالی روانگی:

جب **مدینہ پاک** کی طرف روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو اس وقت جو آپ دامت برکاتہم العالیہ کی کیفیت تھی اس کو کماحقہ صفحہ قرطاس پر لانا ممکن نہیں۔ائیر پورٹ پر **عاشقانِ رسول** کا ایک جمِ غفیر آپ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھا۔ مدینے کے دیوانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لے کر **نعتیں** پڑھنا شروع کر دیں۔

سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی **نعتوں** نے عشاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔**غمِ مدینہ** میں اٹھنے والی آہوں اور سسکیوں سے فضا سوگوار ہوئی جا رہی تھی۔ شاید ہی کوئی آنکھ ایسی ہوگی جو فراقِ طیبہ میں نَم نہ ہو، خود عاشقِ مدینہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی کیفیت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ اور آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے ان **اشعار** کے مصداق نظر آ رہے تھے،......

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو   اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ

وِردِ لب ہو مدینہ مدینہ   جب چلے سوئے طیبہ سفینہ

عشق و اُلفت کا یہ نرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آ نہیں سکتا۔ کیونکہ حاضری طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے ،مبارَکبادیاں وصول کرتے ہوئے

جاتے ہیں۔ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے کلام میں اس طرح سے مدنی ذہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تو خوشی سے ہنس رہا ہے
دل غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

بالآخر اسی محویت کے عالم میں امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو بمشکل ایئرپورٹ کے گیٹ میں داخل کیا گیا۔آپ دامت برکاتہم العالیہ کی حالت دیکھ کر ایئرپورٹ کے عملے کے بھی کچھ لوگ آپ سے متاثر ہو چکے تھے،لہٰذا انہوں نے وہاں کی ضَروری کارروائی کرا کے آپ کو نہایت ہی احترام کے ساتھ ہوائی جہاز میں سُوار کرا دیا۔

جُوتے اُتار لئے:

جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی،آپ دامت برکاتہم العالیہ کے عشق کی شدّت بھی بڑھتی رہی۔اس پاک سرزمین پر پہنچتے ہی آپ نے جوتے اُتار لئے۔اللہ!اللہ!مزاجِ عشقِ رسول سے اس قدر آشنا کہ خود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جوتا ارے محبوب کا کوچہ ہے یہ
ہوش کر تو ہوش کر غافل مدینہ آ گیا

تعظیمِ مکۂ مکرّمہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ،سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مکہ معظّمہ سے فرمایا:"تو کیسا پاکیزہ شہر ہے اور تو مجھے کیسا

پیارا ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی اور بستی میں نہ رہتا۔''

(جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل مکۃ، الحدیث ۳۹، ج ۵، ص ۴۸۷، دار الفکر بیروت)

کعبۃ اللہ شریف کو پیٹھ نہ ہونے دی:

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سفرِ حج کے دوران جب تک **مکہ مکرمہ** میں رہے حتی الامکان کعبۃ اللہ شریف کو پیٹھ نہ ہونے دی اور برہنہ پا رہے۔ **طوافِ کعبہ** کے دوران بھی آپ کا عجیب **والہانہ** انداز ہوتا ہے۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا ہے کہ جسم سمیٹے، سر جھکائے اس طرح طوافِ کعبہ میں مصروف ہوتے ہیں کہ آپ کی آنکھوں سے **اشکوں کی برسات** جاری رہتی ہے۔ الغرض ایسا **کیف آور منظر** ہوتا ہے کہ دیکھنے والے بھی **عاشقِ رسول** کے اس رقت انگیز انداز کو دیکھ کر **آبدیدہ** ہو جاتے ہیں۔

محبتِ مدینۂ منورہ

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ پاک کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز فرما دیتے، اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو مدینے (جلد پہنچنے) کی چاہت کے سبب اسے ایڑ لگاتے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینۃ، الحدیث ۱۸۸۶، ج ۱، ص ۶۲۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ناک نہ سنکی:

۱۴۰۶ھ کے سفرِ حج میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی **طبیعت** ناساز تھی۔

سخت نزلہ ہو گیا، ناک سے شدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔اس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی **مدینہ** پاک کی سرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر ادا سے **ادب** کا ظُہور ہوتا۔ جب تک **مدینہ** منوّرہ میں رہے حتی الامکان **گنبدِ خضرا** کو **پیٹھ** نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّارؔ جان ودل سے پیارا ہے

کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دلبر مدینے میں صلی اللہ علیہ وسلم

دربارِ رسالت میں حاضری:

جب **مزارات** اولیاء و بُزُرگانِ دین پر **حاضری** کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ قدموں کی جانب سے حاضر ہو اور سرِ مبارَک کی جانب سے حاضری مناسب نہیں تو پھر تمام اولیاء کے آقا بلکہ **سیدالانبیا** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے **دربار** میں اس طریقے سے ہٹ کر حاضری دینا کسی عاشق کو کیسے گوارا ہو سکتا ہے۔ چُنانچہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **بابِ جبرئیل** جو کہ **سرکارِ دوعالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے **قدمین شریفین** میں واقع ہے، وہاں سے داخل ہوتے حالانکہ آپ کو بَہُت **مشکل** کا سامنا کرنا پڑتا کیونکہ مُرَوَّجہ نظام کے تحت خصُوصاً ایّامِ حج میں بابُ السّلام سے داخلہ کا انتظام ہوتا ہے اور بابِ جبریل سے خُروج کا۔

جاروب کشی:

۱۴۰۶ھ کی **حاضری** کے دوران **مسجدِ نبوی شریف** میں **جاروب کشی** کی آرزو نے بے تاب کیا چُنانچہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے خادمینِ حرم شریف سے اپنی

خواہش کا اظہار کیا۔ان کی اجازت پر آپ نے چند لمحوں کیلئے جاروب کشی کی **سعادت** حاصل کر کے مسجد نبوی کے جاروب کشوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا۔

جاروکشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے (حدائق بخشش)

کبھی کبھی میٹھے مدینے کی گلیوں سے گزرتے ہوئے وہاں کے جاروب کشوں کے ہاتھ سے جھاڑو لے کر آپ نے مدینے کی گلیوں میں جاروب کشی کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔اس کی تمنّا کرتے ہوئے ولی کامل، عاشقِ صادق حضور **مفتی اعظم ہند مصطفٰی رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں (سامانِ بخشش)

جدائی کی گھڑیاں:

جب **مدینہ منوّرہ** سے **جدائی** کی گھڑیاں قریب آتی ہیں تو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا **اضطراب** بہُت بڑھ جاتا ہے۔آپ جدائی کے غم میں بے چین ہو جاتے ہیں۔مدینے شریف سے جدائی کا منظر کما حقہ لفظوں میں بیان کرنا بے حد مشکل ہے۔ آپ نے ۱۴۰۰ھ کی حاضری میں رخصت کے وقت **اشکبار آنکھوں** سے سنہری **جالیوں** کے روبروعین **مواجہہ شریف** میں اپنی **الوداعی کیفیت** کا جو نقشہ اپنے **اشعار** میں کھینچا ہے اس کے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں۔

آہ! اب وقت رخصت ہے آیا الوداع تاجدارِمدینہ

کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ!اے معطر مُعَنبر ہواؤ

صدمۂ ہجر کیسے سہوں گا الوداع تاجدارِمدینہ

لو سلام آخری اب ہمارا الوداع تاجدارِمدینہ

کچھ نہ حُسنِ عمل کرسکا ہوں،نذْر چند اشک میں کررہا ہوں

بس یہی ہے مرا کل اثاثہ الوداع تاجدارِ مدینہ

آنکھ سے اب ہُوا خون جاری،روح پر بھی ہوا رنج طاری

جلد عطّار کو پھر بلانا الوداع تاجدارِ مدینہ

اس الوداعی کلام میں اس قدر سوز ہے کہ آج بھی کوئی عاشقِ رسول اسے پڑھتا ہے تو اس کی آنکھیں نَم ہوجاتی ہیں۔ یہ تو وہ کلام ہے جسے **بارگاہِ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مقبولیت کی سند حاصل ہے۔چُنانچہ حیدرآباد(بابُ الاسلام سندھ) کے مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی عبدالقادر عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے **ایک بار** خواب میں **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت کی۔ **آپ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ کوجنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے:

الیاس قادِری کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے **الوداع تاجدار مدینہ** والا قصیدہ لکھا ہے وہ ہمیں بہُت پسند آیا ہے اور کہنا کہ اب کی بار جب مدینے آؤ تو کوئی نئی الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سُنا دینا۔

(آپ کے سوز وگداز سے لبریز کلام کا مجموعہ ارمغانِ مدینہ اور مغیلانِ مدینہ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدِیّۃً طلب کیا جاسکتا ہے۔)

اِتباعِ سنّت

رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ....الخ، الحدیث ۲۶۸۷، ج۴، ص۳۰۹، دارالفکر بیروت)

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا **دِل اتباعِ سنّت** کے جذبہ سے **معمور و سرشار** ہے۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف خود سنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سنّت سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ بسا اوقات **ایسی ایسی سنّتوں** پر عمل کرلیتے ہیں کہ دیکھنے والے **حیران** رہ جاتے ہیں اور کیوں نہ ہو جس کو واقعی سنّتوں کا درد ہوتا ہے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ مَدَنی سوچ عطا فرمادیتا ہے۔

چٹائی کا بچھونا:

آپ دامت برکاتہم العالیہ **اتباعِ سنّت** کی نیت سے کبھی **فرش** پر لیٹتے ہیں تو کبھی **چٹائی** پر۔آپ نے اپنے سونے کے لیے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، البتہ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں اگر سونے کی نوبت آتی ہے تو میزبان جس قسم کا بچھونا پیش کرتا ہے اسی پر آرام فرمالیتے ہیں۔اس میں بھی

اتباعِ سنت ہی کی جلوہ نمائی ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی بچھونے میں عیب نہیں نکالا۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۲۳، دارالمنہاج بیروت)

مسواک کے لئے الگ جیب:

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے کُرتے میں سینے کی طرف **دوجیبیں** ہوتی ہیں۔**مسواک شریف** رکھنے کیلئے آپ سینے کی اُلٹی جانب والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔اس کی وجہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے یہ ارشاد فرمائی: میں چاہتا ہوں کہ **یہ آلۂ ادائے سنّت میرے دل سے قریب رہے۔**

حُسنِ اخلاق

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''میزانِ عمل میں حسن اخلاق سے وزنی کوئی اور عمل نہیں۔''

(الادب المفرد، باب حسن الخلق، الحدیث ۲۷۳، ص۹۱، مدینۃ الاولیاء ملتان)

اللہ تعالیٰ نے **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو **اخلاقِ حسنہ** کی نعمت سے مالا مال کیا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ چھوٹے بڑے سبھی سے نہایت خندہ پیشانی اور پُرتپاک طریقے پر ملتے ہیں اور ایسے مواقع جہاں اکثر لوگ غصے سے بے قابو ہوجاتے ہیں وہاں آپ دامت برکاتہم العالیہ مسکراتے رہتے ہیں۔

کمالِ ضبط کا مظاہرہ:

یہ ان دنوں کی بات ہے جب **دعوتِ اسلامی** کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز **''گلزارِ حبیب مسجد''** گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) باب المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ قبلہ **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سنیما گھر کے قریب سے گزرے تو **ایک نوجوان** جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار میں کھڑا تھا اس نے (معاذ اللہ عزوجل) بلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو مخاطب کر کے کہا: ''مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے آکر دیکھ لو۔'' اس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے بلند آواز سے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کہ **بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا البتہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں، ابھی ان شاءاللہ** عزوجل **گلزارِ حبیب مسجد میں سنتوں بھرا اجتماع ہوگا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔** پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اسے **ایک عطر کی شیشی** تحفہ میں پیش کی۔

چند سالوں بعد **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں **سنتوں کے عامل** ایک اسلامی بھائی سبز عمامہ سجائے حاضر ہوئے اور کچھ اس طرح سے عرض کی، حضور چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو (معاذ اللہ عزوجل) **فلم دیکھنے کی دعوت** دی تھی اور آپ نے **کمالِ ضبط** کا مظاہرہ کرتے ہوئے **ناراض** ہونے کے بجائے **اجتماع میں**

شرکت کی دعوت پیش کی تھی وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپکے عظیم **حسنِ اخلاق** سے بیحد متاثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہوگئی اور الحمدللہ عزوجل! میں گناہوں سے توبہ کرکے **مدنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا۔

عفو ودرگزر

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے کہ میں رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو **حضور سرورِکونین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''جو تم سے **تعلق** توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اُسکو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کرو۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبہ بن عامر، الحدیث ۱۷۴۵۷، ج ۶ ص ۱۴۸، دار الفکر بیروت)

ناراض پڑوسی:

امیرِ اہلِسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام لینے کی بجائے اسے معاف کردیتے ہیں۔ جب امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ موسیٰ لین باب المدینہ (کراچی) میں ایک فلیٹ میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ **پڑوس** میں رہنے والی خاتون کی آپ کے گھر والوں سے کچھ بدمزگی ہوگئی۔ اس خاتون نے اسی وقت گھر میں موجود اپنے **بچوں کے ابو** (یعنی شوہر) کو سارا قصہ اپنے انداز میں جا سنایا۔ وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھا اور **خطرناک تیور** لئے آپ کے دروازے پر پہنچا اور آپ سے ملنے کا تقاضا کیا لیکن آپ اس وقت راہِ خدا عزوجل میں سفر

کرنے والے **مدنی قافلے** میں سفر اختیار کئے ہوئے تھے۔ یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ اس مسجد میں جا پہنچا جہاں آپ **امامت** فرماتے تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف واویلا مچانا شروع کر دیا اور مختلف قسم کی دھمکیاں دے ڈالیں۔

جب آپ **مَدَنی قافلے** سے واپسی پر مسجد میں پہنچے تو آپ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ نے **تحمل مزاجی** کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی **انتقامی کارروائی** نہ کی بلکہ اس کو منانے کی فکر میں لگ گئے۔ چند دن بعد مسجد سے گھر کی طرف جاتے ہوئے وہی شخص اپنے گھر کے باہر کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا مل گیا۔ آپ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گئے اور سلام کیا۔ آپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر **شدید غصے** کے آثار نمودار ہوئے لیکن آپ نے اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت **نرمی اور شفقت** سے کہا، ''بھائی! آپ تو بہت ناراض دکھائی دیتے ہیں۔'' آپ کا پیار بھرا انداز دیکھ کر اس کا **دل پسیج** گیا اور اس کی ناراضگی دور ہوگئی۔ یہاں تک کہ وہ باصرار آپ کو اپنے گھر لے گیا اور ٹھنڈے **مشروب** سے آپ کی **خاطر داری** کی۔

ناراض ہونے والے کو سینے سے لگالیا:

دعوتِ اسلامی کے اوائل میں **امیرِ اہل سنت** دامت برکاتہم العالیہ کو ایک اسلامی بھائی کے بارے میں پتا چلا کہ وہ آپ کو برا بھلا کہتا ہے اور اس نے آپ کی **امامت** میں **نماز** پڑھنا بھی چھوڑ دی ہے۔ ایک دن وہ آپ کو اپنے دوست کے ساتھ سرِ راہ مل گیا۔ آپ نے اسے **سلام** کیا تو اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ لیکن آپ

نے اس کی بے رُخی کا کوئی اثر نہ لیا اور اس کے سامنے ہو کر **مسکراتے** ہوئے کہا ''بہت ناراض ہو بھائی؟......'' اور اسے اپنے **سینے** سے لگا لیا اور گرم جوشی سے **معانقہ** کیا۔ اس کے دوست کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے جانے کے بعد کہنے لگا، ''**عجیب آدمی ہے، میرے منہ پھیر لینے کے باوجود اس نے مجھے گلے لگا لیا، جب اس نے مجھے گلے لگایا تو یوں محسوس ہوا کہ دل کی ساری نفرت محبت میں بدل گئی، لہٰذا! میں مرید بنوں گا تو انہی کا بنوں گا۔**'' پھر وہ اسلامی بھائی اپنے کہنے کے مطابق آپ کے مرید بھی بنے اور **داڑھی شریف** بھی چہرے پر سجالی۔

حقوق کی معافی:

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **جذبۂ عفو ودرگزر** کے قربان کہ خود آگے بڑھ کر اپنے حُقوق سب کو **مُعاف** کر رہے ہیں۔ چُنانچہ مَدَنی وصیّت نامہ ص 10 اور نَماز کے احکام ص 463 پر **وصیّت نمبر ۳۸** تا **۴۰** مُلاحظہ ہوں:

وصیت (نمبر ۳۸): مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے **پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔**

وصیت (نمبر ۳۹): مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔

وصیت (نمبر ۴۰): قتلِ مسلم میں تین طرح کے حقوق ہیں (۱) حَقُّ اللہ (۲) حَقِّ مقتول اور (۳) حقِّ وُرَثا۔ بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو حقّ اللہ معاف کرنے کا مجھے اختیار نہیں البتّہ میری طرف سے اُسے حقِّ مقتول یعنی میرے حُقوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے

بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں مجھ پرخُصوصی کرم ہو گیا تواِن شاءَ اللّٰہ عزَّوَجلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہُوا ہو۔

(اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے مَدَنی وصیت نامہ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ فرمائیں۔)

جانوروں پر بھی شفقت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت** ہے کہ **حضور نبی کریم**، رء وف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک فاحشہ عورت کی صرف اس لئے **مغفرت** فرمادی گئی کہ اس کا گزر ایک ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس پڑا مارے پیاس کے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ وہ پیاس سے مرجاتا۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی **بخشش** کا **سبب** ہوگیا۔''

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب..الخ الحدیث ۳۳۲۱، ج۲، ص۴۰۹)

بے تاب چیونٹی:

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انسان تو انسان بلا وجہ جانوروں بلکہ چیونٹی تک کو بھی تکلیف دینا گوارا نہیں کرتے حالانکہ عوامُ النّاس کی نَظَر میں اس کی کوئی وُقعت نہیں۔ ایک مرتبہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی خِدمت میں پیش کئے گئے کیلوں کے ساتھ

اتفاقاً ایک چھلکا بھی آ گیا جس پر ایک **چیونٹی** بڑی بے تابی سے پھر رہی تھی۔ آپ فوراً معاملہ سمجھ گئے لہٰذا فرمایا کہ دیکھو یہ **چیونٹی** اپنے **قبیلے** سے بچھڑ گئی ہے۔ کیونکہ چیونٹی ہمیشہ **اپنے قبیلے** کے ساتھ رہتی ہے اس لئے بے تاب ہے۔ برائے مہربانی کوئی اسلامی بھائی اس چھلکے کو چیونٹی سمیت لے جائیں اور واپس وہیں جا کر رکھ آئیں جہاں سے اُٹھایا گیا ہے، یوں وہ چھلکا چیونٹی سمیت **اپنی جگہ** پہنچا دیا گیا۔

چیونٹیوں کے ہٹنے کا انتظار:

اسی طرح ایک بار آپ دامت برکاتہم العالیہ واش بیسن پر ہاتھ دھونے کیلئے پہنچے مگر رُک گئے، پھر ارشاد فرمایا کہ واش بیسن میں **چند چیونٹیاں** رینگ رہی ہیں، اگر میں نے ہاتھ دھوئے تو یہ بہہ کر مر جائیں گی، لہٰذا کچھ دیر انتظار فرمانے کے بعد جب چیونٹیاں آگے پیچھے ہو گئیں تو پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے **ہاتھ دھوئے**۔

شہد کی مکھی کا ڈنک:

عرب **امارات** کے قیام کے دوران غالباً ۴ ربیع الغوث ۱۴۱۸ھ کو قیام گاہ پر علی الصبح اندھیرے میں **شیخ طریقت امیر اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کا پاؤں **ایک شہد کی مکھی** پر پڑ گیا۔ اس نے آپ کے **پاؤں کے تلوے** پر ڈنک مار دیا، جس پر آپ نے بے تاب ہو کر قدم اٹھا لیا اور وہ **شہد کی مکھی** رینگنے لگی۔ ایک اسلامی بھائی اس مکھی کو مارنے کیلئے دوا کا اسپرے (Flying Insect Killer) اٹھا لائے لیکن آپ نے فوراً اس کا ہاتھ **روک دیا** اور فرمایا، ''اس بے چاری کا قصور نہیں، قصور میرا ہی ہے کہ میں نے بغیر دیکھے غریب پر پاؤں رکھ دیا، اب وہ اپنی جان بچانے کے لئے **ڈنک** نہ

مارتی تو اور کیا کرتی ؟'' پھر فرمایا، ''شہد کی مکھی کے ڈنک میں **عذاب قبر** و جہنم کی **تذکیر** یعنی یاد ہے، یہ تو **مقامِ شکر** ہے کہ مجھے شہد کی مکھی نے کاٹا، اگر اس کی جگہ کوئی بچھو ہوتا تو میں کیا کرتا ؟''

ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں
قبر میں بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارب (ارمغان مدینہ)

زخمی گدھا:

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بار اپنے سنّتوں بھرے بیان ''جانوروں کو ستانا حرام ہے'' میں ضمناً فرمایا کہ میں ایک دن اپنے گھر سے نماز ظہر کیلئے نکلا تو دیکھا کہ اپنی گلی کے تھوڑے فاصلے پر ایک **بیمار گدھا** پڑا ہے۔ اس میں **اٹھنے کی سکت نہ تھی**، بے چارے کی گردن پر **خارش کے باعث** زَخْم ہو گیا تھا۔ جس کے سبب اس نے گردن کو زمین سے اوپر اٹھا رکھا تھا، گردن میں **تکلیف بڑھنے** پر جیسے ہی گردن زمین پر رکھنا چاہتا تو تکلیف کے باعث **دوبارہ** گردن اٹھالیتا، وہ انتہائی تکلیف اور بے بسی کے عالم میں **مبتلا** تھا۔ میں نے جب اُس کی یہ حالت دیکھی تو مجھے اُس پر **بہت رحم** آیا کہ یہ (بے زبان) جانور ہے کس سے فریاد کرے۔ بہر حال میں نے اپنے گھر سے ایک **پُرانی گدڑی** منگوالی اور اس کی **گردن کے نیچے** رکھ دی (تا کہ زمین کی سختی کی تکلیف سے اس کو نجات ملے) ایسا کرنے سے اسے **فی الواقع تسکین** ہوئی، اور اس نے اپنی گردن سے گدڑی پر ٹیک لگالی، آپ مانیں یا نہ مانیں، وہ مجھے سر اٹھا کر **شکریہ بھری نظروں** سے دیکھنے لگا۔

صبر

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مَحلے میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی نے جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، حلفیہ بتایا کہ **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بچپن میں بھی نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر آپ کو کوئی ڈانٹ دیتا یا مارتا تو **انتقامی کارروائی** کرنے کی بجائے خاموشی اختیار فرماتے اور **صبر** کرتے، ہم نے انہیں **بچپن** میں بھی کبھی کسی کو برا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے **نہیں دیکھا**۔

عاجزی وانکساری

سرورِ کونین، نانائے حسنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

عظیم مذہبی رہنما ہونے کے باوجود **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تواضع وانکساری کا یہ عالم ہے کہ اپنے مُحبین و متعلقین کے درمیان بھی اپنے لئے کسی امتیاز کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ احیائے سنت کے لیے سفر پر روانہ ہونے والے **مدنی قافلے** میں شریک ہوتے تو متعدد بار دیکھا گیا کہ پہلے **نشستوں** پر اپنے اسلامی بھائیوں کو بٹھاتے اور **جگہ نہ ملنے کی صورت** میں کبھی کبھی آپ نشست سے نیچے ہی بیٹھ جاتے۔ آپ کی اس قدر عاجزی دیکھ کر بعض اوقات لوگوں کی آنکھوں سے **اشک جاری** ہو جاتے۔

مطبوعہ مکتوب، **غیبت کی تباہ کاریاں** کے صفحہ نمبر ۴۴ پر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے حُقوق مُعاف کرنے کے ساتھ ساتھ پُرسوز انداز میں **عاجزی** فرماتے ہوئے مُعافی طلب کی ہے۔ اس سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کی انکساری کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''کاش! مجھے بھی ہر مسلمان اپنے تمام حُقوق مُعاف کر کے مجھ پر اِحسانِ عظیم کرے اور اجرِ عظیم کا حقدار بنے، جو بھی یہ مکتوب پڑھے یا سنے، اے کاش! وہ دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دے میں نے اللہ عزوجل کیلئے اپنے اگلے پچھلے تمام حقوق محمد الیاس عطّار قادِری کو مُعاف کیئے۔''

تقویٰ وپرہیزگاری

الحمدللہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تقویٰ و پرہیزگاری کے انوار سے بھی منوّر رہیں۔ ۱۴۲۳ھ میں سفرِ ''**چل مدینہ**'' کے دوران **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا کہ گرم پانی کے کپ میں Tea bag ڈال کر چائے کی پتی حل فرمائی پھر دودھ اور چینی ڈالنے سے پہلے Tea bag کو **اچھی طرح نچوڑ** کر نکالا (جب کہ عموماً لوگ بغیر نچوڑے پھینک دیتے ہیں) اس کے بعد دودھ اور چینی ڈالی اور چائے **نوش** فرمائی۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ''حضور! اس میں کیا حکمت ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں نے محسوس کیا کہ دودھ اور چینی کے کچھ اجزاء Tea bag میں رہ جائیں گے، اس لئے میں نے اسے **احتیاطاً** گرم پانی ہی میں نچوڑ لیا، تاکہ کوئی کارآمد چیز **ضائع** نہ ہونے پائے۔''

تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولا عزوجل
مجھے متقی تُو بنا یاالٰہی عزوجل

سنگِ بنیاد:

جب **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں صحرائے مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں **فَیضانِ مدینہ** کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ''**سنگِ بنیاد**'' میں عموماً کھودے ہوئے گڑھے میں کسی شخصیت کے ہاتھوں سے سیمنٹ کا گارا ڈلوا دیا جاتا ہے، بعض جگہ ساتھ میں اینٹ بھی رکھوالی جاتی ہے لیکن یہ سب رسمی ہوتا ہے، بعد میں وہ سیمنٹ وغیرہ کام نہیں آتی ۔ مجھے تو یہ اِسراف نظر آتا ہے اور اگر مسجد کے نام پر کئے ہوئے چندے کی رقم سے اس طرح کا اسراف کیا جائے تو توبہ کے ساتھ ساتھ تاوان یعنی جو کچھ مالی نقصان ہوا وہ بھی ادا کرنا پڑیگا۔'' عرض کی گئی، ''ایک **یادگاری تختی** بنوا لیتے ہیں ،آپ اس کی پردہ کشائی فرما دیجئے گا۔'' تو فرمایا! ''پردہ کشائی کرنے اور سنگ بنیاد رکھنے میں **فرق** ہے۔ پھر چونکہ ابھی میدان ہی ہے اس لئے شاید وہ تختی بھی ضائع ہو جائے گی۔''

بالآخر **امیرِ اہلسنت** مدظلہ العالی نے فرمایا کہ '' جہاں واقعی ستون بنانا ہے اس جگہ پر ہتھوڑے مار کر کھودنے کی رسم ادا کر لی جائے اور اس کو 'سنگِ بنیاد رکھنا'' کہنے کے بجائے ''**تعمیر کا آغاز**'' کہا جائے۔'' چنانچہ ۲۲ ربیع النور شریف ۱۴۲۶ھ یکم مئی 2005ء بروز اتوار، آپ کی ساداتِ کرام سے محبت میں ڈوبی ہوئی خواہش کے مطابق 25 سیِّد مَدَنی منوں نے اپنے ہاتھوں سے مخصوص جگہ پر ہتھوڑے چلائے ، آپ خود بھی اس میں شریک ہوئے اور اس نرالی شان سے

فیضان مدینہ (صحرائے مدینہ،ٹول پلازہ، سپر ہائی وے باب المدینہ کراچی) کے **تعمیری** کام کا آغاز ہوا۔

سنت کی بہار آئی صحرائے مدینہ میں
رحمت کی گھٹا چھائی صحرائے مدینہ میں

ایثار وسخاوت

ایک مرتبہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے ان کے ایک عزیز نے (بطورِ برکت) ان کے استعمال کا عصا مانگا تو آپ نے فرمایا: "**ایک کی بجائے دو لے لیجئے۔**" جواباً انہوں نے واقعی دونوں عصا لے لئے۔ ان صاحب کے بیٹے نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے استعمال کا عصا کون سا ہے؟ (تا کہ ایک عصا واپس کیا جاسکے) لیکن آپ نے فرمایا کہ میں دونوں عصا لے لینے کی اجازت دے چکا ہوں نیز میں اپنی **پسندیدہ شے راہِ خدا** عزوجل میں خرچ کرنے کا ثواب کمانا چاہتا ہوں، قرآن پاک میں ہے، "**لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ** ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ (پ۴، اٰل عمران:۹۲)

عبادت وریاضت

الحمدللہ عزوجل! شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو آنکھ کھولتے ہی گھر میں پنجگانہ **نمازوں** کی ادائیگی اور ماہِ رمضان کے **روزے** پابندی سے رکھنے کا مدنی ماحول ملا۔ جیسے ہی **داڑھی** نکلی، رکھ لی حالانکہ اس دور میں شاذ و نادر ہی کوئی نوجوان داڑھی والا نظر آتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے **زُلفیں** رکھنے کی سنت پر بھی عمل کیا۔

نمازِ باجماعت کی پابندی:

ربّ عزوجل کے کرم سے شروع سے ہی **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا **باجماعت نماز** پڑھنے کا ذہن تھا، جماعت ترک کردینا آپ کی لُغت میں تھا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ دامت برکاتہم العالیہ کی **والدہ محترمہ کا انتقال** ہوا تو اس وقت گھر میں دوسرا کوئی مرد نہ تھا، آپ اکیلے تھے مگر الحمدللہ عزوجل ماں کی مَیِّت چھوڑ کر مسجد میں **نماز** پڑھانے کی سعادت پائی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ''ماں کے غم میں میرے آنسوضَرور بہہ رہے تھے، مگراس صورت میں بھی الحمدللہ عزوجل جماعت نہ چھوڑی۔''

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سُستی کبھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ڈاکٹروں کے مشورے پر آپریشن کیلئے حیدرآباد تشریف لائے تو آپ ہی کے مطالبے پر **نمازِ عشاء** کے بعد کا وقت طے کیا گیا تاکہ آپ کی کوئی نماز قضاء نہ ہونے پائے۔ **OPERATION** سے قبل دونوں ہاتھ آپریشن ٹیبل کی SIDES میں باندھ دیئے گئے تھے جوں ہی کھولے گئے آپ نے فوراً قیامِ نماز کی طرح باندھ لئے۔ ابھی نیم بے ہوشی طاری تھی، درد سے کراہنے، چلّانے کے بجائے زَبان پر ذکرودرود اور مُناجات کا سِلسلہ جاری ہوگیا۔ یکایک آپ نے پوچھا، ''کیا **نمازِ فجر** کا وقت ہوگیا؟ اگر ہوگیا ہے تو ان شاء اللہ عزوجل میں فجر کی نماز پڑھوں گا۔'' تو آپ کو بتایا گیا کہ ''فجر میں ابھی کافی دیر ہے۔''

مال کی محبت سے پرہیز

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں **رقم** رکھنی پڑے تو سینے کی سیدھی جانب والی جیب میں رکھتے ہیں۔اس کی حکمت دریافت کرنے پر فرمایا''میں **الٹے ہاتھ والی جیب** میں رقم اسلئے نہیں رکھتا کہ دنیوی دولت **دل** سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رقم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔''

ایک مرتبہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کو **ترغیب** دلانے کے لئے ارشاد فرمایا کہ الحمدللہ عزوجل! سنہری جالیوں کے روبرو حاضر ہو کر مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی میں نے **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار سے **دنیا کی ذلیل دولت** کا مطالبہ کیا ہو، بلکہ میں نے تو یہی عرض کیا ہے:''**یارسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے اپنی یاد میں تڑپنے والا دل عطا کر دیجئے......**آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے اپنے غم میں رونے والی **آنکھ** دے دیجئے......اوراس سے پہلے کہ آتش عشق سرد پڑ جائے، آپ کی مَحبت میں آنسو ختم ہو جائیں مجھے **ایمان وعافیت** پر مدینہ شریف میں **موت** نصیب ہو جائے۔''

رات دن عشق میں تیرے تڑپا کروں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا سوزِ جگر چاہیئے
ذوق بڑھتا رہے اشک بہتے رہیں مضطرب قلب اور چشم تر چاہیئے
گر وہ فرمائیں عطّار کیا چاہیئے میں کہوں گا مدینے کا غم چاہیئے

سادگی

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ عموماً **سادہ اور سفید لباس بغیر استری** کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ **سبز عمامہ** باندھتے ہیں۔اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''میں **عمدہ لباس** پہننا پسند نہیں کرتا حالانکہ میں اللہ عزوجل کے کرم سے بہترین لباس پہن سکتا ہوں۔ مجھے تحفے میں بھی لوگ نہایت قیمتی اور چمکدار قسم کے کپڑے دے جاتے ہیں لیکن میں خود پہننے کی بجائے کسی اور کو دے دیتا ہوں کیونکہ ایک تو میرے مزاج میں اللہ تعالیٰ نے **سادگی** عطا فرمائی ہے، دوسرا میرے پیچھے لاکھوں لوگ ہیں اگر میں **مہنگے ترین لباس** پہنوں گا تو یہ بھی میری پیروی کرنے کی کوشش کریں گے۔ مالدار اسلامی بھائی تو شاید **پیروی** کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں لیکن میرے غریب اسلامی بھائی کہاں جائیں گے اس لئے میں اپنے **غریب اسلامی بھائیوں کی محبت** میں عمدہ لباس پہننے سے **کتراتا** ہوں۔''

محبتِ رمضان

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مہینہ تمہارے قریب آ گیا، خدا عزوجل کی قسم! مسلمانوں پر کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرا جو اِن کے لئے اس مہینہ سے بہتر ہو اور منافقین پر کوئی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو اِن کے لئے اس مہینے سے بدتر ہو۔

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فی فضل شہر رمضان، الحدیث ۱۸۸۴، ج ۳، ص ۱۸۸، المکتب الاسلامی بیروت)

استقبالِ رمضان:

جب **رمضان شریف** کا پُر بہار مہینہ تشریف لاتا ہے **تو امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کی خوشی کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔آپ کے جذبات کی عکاسی ان **اشعار** سے ہوتی ہے:

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رمضان ہے — کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا ایمان ہے
ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا اِحسان ہے — یاخدا عزوجل تُو نے عطا پھر کردیا رَمَضان ہے
ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں — ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے
یاالٰہی !عزوجل تو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا — مدتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

اَلوداعِ رمضان:

۱۴۰۳ھ کا واقعہ ہے کہ **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کثیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ **معتکف** تھے۔ انتیسواں روزہ افطار کرنے کے بعد نمازِ مغرب سے فارغ ہوکر سر جھکائے بیٹھے تھے اتنے میں کسی نے آکر آپ دامت برکاتہم العالیہ سے عرض کیا: ''مبارک ہو عیدُ الفطر کا **چاند** نظر آگیا'' یہ سنتے ہی آپ کے **چہرے کا رنگ بدل گیا** اور بے اختیار **آنکھوں سے آنسو چھلک** پڑے پھر روتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ افسوس رَحمتوں اور بَرَکتوں کا **مبارک مہینہ** ہم سے جدا ہو گیا لیکن ہم رَمَضانُ المبارَک کی قدر نہ کرسکے ، پھر روتے ہوئے اپنی پُر سوز آواز میں **ماہ رَمَضانُ المبارَک** کے متعلق **اَلوَداعِیہ اشعار** پڑھے ، سینکڑوں لوگ جو **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت و ملاقات کے لئے حاضر تھے وہ بھی **اشکبار** ہو گئے کافی دیر تک آپ دامت برکاتہم العالیہ **گریہ و زاری** فرماتے رہے۔

آخری روزے ہیں دل غمناک مضطر جان ہے حسرتا واحسرتا اب چل دیا رمضان ہے
عاشقانِ ماہِ رمضاں رورہے ہیں پھوٹ کر دل بڑا بے چین ہے افسردہ روح وجان ہے
الفراق والفراق اے رب عزوجل کے مہماں الفراق الوداع والوداع تجھ کو مہِ رمضان ہے
داستانِ غم سنائیں کس کو جا کر آہ! ہم یارسول اللہ! دیکھو چل دیا رمضان ہے
سب مسلماں الوداع کہتے ہیں رورو کر تجھے آہ! چند گھڑیوں کا اب تُو رہ گیا مہمان ہے
کاش! آتے سال ہو **عطاؔر** کو رمضاں نصیب یانبی! میٹھے مدینے میں بڑا ارمان ہے

حفاظتِ ایمان کی فکر

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''**اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ** یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب القدر، الحدیث ۶۶۰۷، ج۴، ص۲۷۴، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **حفاظتِ ایمان** کے بارے میں بہت حسّاس واقع ہوئے ہیں۔ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ میں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مرکزی مجلسِ شوریٰ اور دیگر مجالس کے اراکین وغیرہ کے نام لکھے گئے ایک کھلے خط کی ابتداء میں **ایمان کی حفاظت** سے متعلق کی جانے والی ''فکرِ مدینہ'' کا پرتاثیر انداز ملاحظہ ہو،......

''(بعدِ سلام تحریر فرمایا) یہ الفاظ لکھتے وقت آہ! میں مدینہ منورہ سے بہت دور پڑا ہوں۔ مدینہ منورہ میں رات کے تقریباً تین بج کر ۲۱ منٹ اور پاکستان میں پانچ بج کر ۲۱ منٹ ہوئے ہیں، میں اپنی قیام گاہ کے **مکتب** میں **مغموم وملول قلم** سنبھالے آپ حضرات کی بارگاہوں میں تحریراً دستک دے رہا ہوں۔ آج کل یہاں طوفانی ہوائیں

چل رہی ہیں جو کہ دلوں کو خوفزدہ کر دیتی ہیں۔ ہائے ہائے! بڑھاپا آنکھیں پھاڑے پیچھا کیے چلا آرہا اور موت کا پیغام سنا رہا ہے۔ مگر نفس اَمارہ ہے کہ سرکشی میں بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ کہیں ہوا کا کوئی تیز و تند جھونکا میری زندگی کے چراغ کو گل نہ کر دے! اے مولیٰ عزوجل زندگی کا چراغ تو یقیناً بجھ کر رہے گا، میرے ایمان کی شمع سدا روشن رہے۔ یا اللہ! مجھے گناہوں کے دلدل سے نکال دے۔ کرم ::::: کرم ::::: کرم!

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

آپ دامت برکاتہم العالیہ نے کفریہ کلمات کی نشاندہی کے لئے ایک مختصر اور جامع رسالہ ''**۲۸ کلماتِ کفر**'' بھی تالیف فرمایا ہے، جو اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ جس کا ہر مسلمان کو مطالعہ کرنا چاہیے۔

امیرِ اہلسنّت اور عُلماءِ کرام

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **عُلَمائے اہلسنّت** دامت فیوضہم سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور نہ صرف خود انکی تعظیم کرتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے عُلَمائے اَہلسنّت دامت فیوضہم کے بارے میں کوئی نازیبا کلمہ کہہ دے تو اس پرسخت **ناراض** ہوتے ہیں۔

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''اسلام میں **عُلَماءِ حق** کی بہُت زیادہ اَہمیّت ہے اور وہ **علمِ دین** کے باعِث عوام سے **افضل** ہوتے ہیں۔ غیر عالم

کے مقابلے میں ان کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔'' چُنانچہ حضرتِ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے: ''عالم کی دو رَکعت غیرِ عالم کی ستّر رَکعت سے افضل ہے۔'' (کنز العُمّال، کتاب العلم، الباب الاول، ج ۱۰ ص ۶۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضَروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب واحِترام میں کوتاہی نہ کریں، عُلَمائے اہلسنّت کی تَحقیر سے قَطْعاً گُرَیز کریں، بِلا اجازتِ شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرتِ سیِّدُنا ابوالحفص الکبیر علیہ رحمۃُ القدیر فرماتے ہیں: ''جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رَحْمت سے مایوس ہے۔'' (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوْب، ص ۷۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ''علماء کو ہماری نہیں ہمیں علماء دامت فیوضھم کی ضرورت ہے، یہ مَدَنی پھول ہر دعوتِ اسلامی والے کی نس نس میں رچ بس جائے۔'' ایک مرتبہ فرمایا: ''علماء کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک جاؤ گے۔''

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے
ان شآء اللہ عزوجل دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

علماء کرام دامت فیوضھم کی آپ مدظلہ العالی سے محبت:

الحمدللہ عزوجل! علمائے اہِلسنّت دامت فیوضھم بھی آپ کی مَدَنی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں مثلاً شارح بخاری، فقیہ

اعظم ہند حضرت علامہ مولانا **مفتی شریف الحق امجدی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں: ''مولانا محمد الیاس صاحب اس زمانے میں **فی سبیل اللہ** بغیر مشاہرے اور نذرانے کی طرف طمع کے خالص اللہ عزوجل کے لئے اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی رضا جوئی کے لئے اتنا **عظیم الشان کام** عالمگیر پیمانے پر کررہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بدعقیدہ، صحیح العقیدہ سنّی ہوگئے اور **لاکھوں** شرِیْعت سے بے زار افراد شریعت کے پابند ہوگئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی، کروڑ پتی گریجویٹ نے **داڑھیاں** رکھیں، **عمامہ** باندھنے لگے، پانچوں وقت **باجماعت نماز** ادا کرنے لگے اور **دینی باتوں** میں دلچسپی لینے لگے۔ کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں **قبول** ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''**من تمسک بسنّتی عند فساد امّتی فلہ اجر مائۃ شھید**'' (مشکوٰۃ ص ۳۰) (یعنی) میری امّت کے بگڑنے کے وقت جو میری سنّت کا پابند ہوگا اسکو 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ جب امّت کے بگڑنے کے وقت سنّت کی پابندی کرنے والے کیلئے 100 شہیدوں کا ثواب ہے تو جو بندۂ خدا **سنّت کا پابند** ہوتے ہوئے **کروڑوں انسانوں** کو ایک نہیں اکثر **سنّتوں** کا پابند بنادے اس کا اَجر کتنا ہوگا۔''

اسی طرح اُستاذُ العُلَماء والفُقَہاء حضرت مولانا **مفتی عبدالقیوم ہزاروی** علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، ''فقیر نے خود ان سے **ملاقات** کی ہے انہیں بے حد **مُتَواضِع**، **باعَمَل**، **عوام کا دَرْد رکھنے والا**، **عُلَمائے کِرام کی تعظیم کرنے والا** اور **مذہبِ اسلام کی تعمیر وترقی** کے **سلسلے میں بے حد مخلص پایا**۔ آپکی تحریک سے وابستہ **نوجوانوں** کا **سنّتِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں ڈھلا ہوا سانچہ خود پکار پکار کر مولانا (الیاس قادِری) کے **اخلاص**

واستقامت ومحنت جِدوجہدِ مسلسل کی خبر دے رہا ہے ۔ بلا مبالَغہ آپ اَہلسنّت وجماعت کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔''

رئیس القلم ، ادیبِ شہیر حضرت علامہ ارشدالقادِری علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: ''یہ حقیقت ہے ایک مولانا محمد الیاس قادِری (دامت برکاتہم العالیہ) نے پوری دنیا میں اِنقلاب برپا کردیاہے۔''

بابُ المدینہ (کراچی) میں اَہلسنّت کے قدیم اورمعروف ترین جامعہ دارُالعُلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی کے مُدَرِّس، مُعَمَّر ترین بزُرگ ، عالم باعَمَل حضرت علامہ مولانا حلیم احمد اشرفی قدس سرہ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''سنجیدگی سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی اصلاحِ احوال کے لیے بہت سی صورتیں اختیار کی گئیں اوراب بھی اپنے مذاق کے اعتبار سے کدو کاوش کی جارہی ہے اور محمد الیاس قادِری صاحب نے ایک نیا طریقہ اور نیا پروگرام شروع کیا اوراپنے مقصد میں بڑی عظیم کامیابی حاصل کی۔''

مزید فرماتے ہیں، ''جس ماحول میں نوجوان لڑکے اپنے آپ کو فیشن زدہ دکھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں یہ دعوت اسلامی کا جوان، زمانہ وحال کے خیالات سے بے نیاز ہوکر بڑے جذبے کیساتھ اپنی صورت، اپنی شکل، اپنا لباس سچے مسلمان جیسا بنانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ اس تحریک کا سربراہ یقیناً کوئی ایسا شخص ہے جو اپنے ارادے اور نیت میں مخلص ہے۔ تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) سے پاک ہے۔ اور اسکا خُلوص عند اللّٰہ بھی مقبول ہے۔ اس کی حسنِ

نیت کا یہ ثمر ہے کہ یہ تحریک بڑی **تیزی** کے ساتھ ہر حلقہ اور طبقہ اور ملک کے ہر حصہ میں پھیلتی جارہی ہے۔ خاص کرنوجوان طبقہ اس کی طرف بھاگا چلا آرہا ہے۔''

حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد اعظم رضوی** مدظلہ العالی (دارالعلوم مظہر الاسلام بریلی شریف) اپنے ایک طویل مکتوب میں لکھتے ہیں: ''جب کوئی شخص یا جماعت کسی اچھے کام کے لیے پوری کوشش کرتا ہے پروردگارِ عالم عزوجل کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو کامیابی کی منزل اور مطلوب تک ضرور پہنچاتا ہے، قال اللہ تعالیٰ ''**وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَاط وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ**'' (پ۲۱، العنکبوت) (ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔)

امیرِ دعوت اسلامی **مولانا محمد الیاس** صاحب **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ خاص حضرت **مولانا ضیاء الدین** صاحب **مدنی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مرید** اور ان کے شہزادے حضرت **مولانا فضل الرحمٰن** صاحب کے **خلیفہ** ہیں۔ **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **شیدائی و فدائی** مسلک **اعلیٰحضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **متصلب مبلغِ اہلسنت** ہیں۔ **دعوت اسلامی** کے تبلیغی اجتماعات میں **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمۂ قرآن **کنزالایمان** اور ان کے **سلام یا کلام** کا ذکر لازماً ہوتا رہتا ہے اور **امیرِ دعوت اسلامی** کی **مصنفات یا مؤلفات** تو **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **فتاویٰ رضویہ** وغیرھا سے ماخوذ بھی ہیں۔

تعظیمِ ساداتِ عظام

قبلہ شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **عشقِ نبی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں فنا ہیں اور یہ ایک فطری امر ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی **عشق** ہوجاتا ہے۔ محبوب کے گھر سے، اس کے **درودیوار** سے، **محبوب کے گلی کوچوں** تک سے تعلقِ عقیدت قائم ہوجاتا ہے۔ پھر بھلا جو عشقِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں گم ہو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی **آل** اور **اہلِ بیت** سے محبت کیوں نہ رکھے گا۔ لہٰذا جہاں **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کو **مدینہ پاک** کے ذرہ ذرہ سے بے پناہ محبت ہے وہیں آپ دامت برکاتہم العالیہ حضراتِ ساداتِ کرام کی **تعظیم وتوقیر** بجالانے میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ **ملاقات** کے **وقت** اگر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو بتادیا جائے کہ یہ **سیِّد صاحب** ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نہایت ہی عاجزی سے سیِّد زادے کا **ہاتھ چوم لیا** کرتے ہیں۔ ساداتِ کرام کے بچوں سے انتہائی محبت اور شفقت کرنا یہ آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا **طرہ امتیاز** ہے۔ کبھی کبھی کسی سیِّد زادہ کو دیکھ کر **امام اہلسنّت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ **شعر** جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

عقیدتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے سیِّدی قطبِ **مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''الحمد للہ عزوجل! میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت،

پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین وملت **مولٰینا شاہ اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **متعارف** ہوچکا تھا۔ پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی **محبت** دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بِلا خوفِ تردید، کہتا ہوں کہ **ربُّ العُلیٰ** کی پہچان، **میٹھے میٹھے مصطفیٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذریعے ہوئی۔ تو مجھے میٹھے **میٹھے مصطفیٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پہچان **امام اَحمد رضا** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سبب نصیب ہوئی۔''

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شآء اللّٰہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

پہلا رسالہ:

اسی **عقیدت** کا صدقہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زندگی کا پہلا مدنی رسالہ بھی اعلی حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **متعلق** لکھا جس کا نام ''**تذکرۂ امام احمد رضا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا شعر ہے:

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

بریلی شریف کی پہلی بار حاضری:

جب **امیرِ اہلِ سنت** دامت برکاتہم العالیہ **پہلی بار مدینۃ المرشد بریلی شریف** پہنچے تو جب تک قیام رہا آپ ادباً **برہنہ پا** رہے اور جب امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے **مزارِ مبارک** پر **حاضری** کا وقت آیا تو دیکھنے والوں کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں کہ آپ زمین پر لوٹتے ہوئے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے۔ دورانِ حاضری

ایک ضعیف العمر بُزُرگ کے متعلق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کو دیکھا ہے، تو آپ اور آپ کے دونوں بیٹوں نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی زیارت کرنے والے کی نہ صرف آنکھوں کو بوسہ دیا بلکہ قدموں کو بھی چُوم لیا۔

ایک بار آپ دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا کہ **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے **اَقْوال** (یعنی فرمان) پر ہماری **عُقُول** (یعنی عقلیں) قربان۔ اعلیٰ حضرت کا **اَقْوال** ہمیں قبول۔

اسی تعلقِ عقیدت کی بنا پر **امیرِ اہلِ سنت** دامت برکاتہم العالیہ اپنے بیانات اور تالیفات میں قرآن پاک کا ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے **ترجمۂ کنزالایمان** سے لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔

مسلمانوں کی خیر خواہی

سرکارِ مدینۃ المنورہ، سلطانِ مکۃ المکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: ''**دین خیرخواہی** (کا نام) ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! کس کے لیے؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ کیلئے اسکی کتاب کیلئے، اس کے رسول کیلئے، مسلمانوں کے اماموں کے لیے اور ان کی عوام کیلئے۔''

(مسلم کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، الحدیث ۵۵، ص ۴۷)

ہمارا حسنِ ظن ہے کہ **مسلمانوں کی خیرخواہی** ہمہ وقت **امیرِ اہلِ سنت** دامت برکاتہم العالیہ کے پیشِ نظر رہتی ہے۔ اس ضمن میں کئی واقعات ہیں، جس میں سے ایک پیشِ خدمت ہے۔

سیڑھیوں پرہی بیٹھ گئے:

الحمد للہ عزوجل ! جشن ولادتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سلسلے میں ربیع النورشریف کی **۱۲ ویں شب**، **دعوت اسلامی** کی طرف سے باب المدینہ (کراچی) میں بہت بڑے اجتماعِ ذکرونعت کا انعقاد کیا جاتا ہے جوغالباًاس وقت روئے زمین کا **سب سے بڑا اجتماعِ ذکرونعت** ہوتا ہے۔ ربیع النورشریف ۱۴۱۸ھ کی ۱۲ ویں رات ۱۲ بجے جب بانیٔ دعوتِ اسلامی امیر اہلسنت مدظلہ العالی اجتماع میں بیان کرنے کیلئے پہنچے تو تلاوت شروع ہوچکی تھی۔لہٰذا آپ منچ (اسٹیج) پرجلوہ گر ہوکر حاضرین کے سامنے آنے کی بجائے **منچ کی سیڑھیوں** پرہی بیٹھ کر تلاوت سننے میں مشغول ہوگئے۔تلاوت ختم ہونے کے بعد جب کسی نے عرض کی کہ ’’آپ براہ راست منچ پر تشریف لانے کے بجائے اس کی سیڑھی پر بیٹھ گئے،اس میں کیا حکمت تھی؟‘‘تو ارشاد فرمایا:قرآن پاک میں ہے کہ’’وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ترجمہ کنزالایمان:اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنواور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔‘‘(پ۹،الاعراف:۲۰۴)

اور...... ’’فتاوٰی رضویہ‘‘(ج۲۳،ص۳۵۳) میں ہے،’’جب بلند آواز سے قرآن پاک پڑھا جائے تو حاضرین پرسننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ دوسرے لوگ کام میں ہوں۔‘‘

پھرفرمایا:’’جب میں حاضر ہوا تو تلاوت جاری تھی،اب اگر میں سیدھا منچ پر چلا جاتا تو خدشہ تھا کہ کوئی اسلامی بھائی استقبالی نعرہ لگا دیتا اور دورانِ تلاوت ایسا ہرگز

نہیں ہونا چاہئے، لہٰذا! میں نے لوگوں کی نظر سے اوجھل رہ کر منچ کی سیڑھیوں پر بیٹھ جانے ہی میں عافیت جانی۔''

فکرِ آخرت

ایک مرتبہ رات بھر مَدَنی مشورے کے باعث **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سو نہ سکے۔ بعدِ فجر ایک اسلامی بھائی نے عرض کی: ''ابھی آپ آرام فرمالیں، 10:00 بجے دوبارہ اٹھنا ہے، لہٰذا! اٹھ کر اشراق وچاشت ادا فرمالیجئے گا۔'' آپ نے جواب دیا کہ ''زندگی کا کیا **بھروسا**، سوکر اٹھنا نصیب ہو یا نہیں..یا..کیا معلوم آج زندگی کے آخری **نفل** ادا ہورہے ہوں؟'' یہ فرمانے کے بعد اشراق و چاشت کے **نفل** ادا فرمائے پھر آرام فرمایا۔

مدنی کام کی لگن

۱۹۹۱ء میں راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے ہوئے جب **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ ھند کے شہر دہلی میں پہنچے تو وہاں جامع مسجد نورُ النبی میں قیام کیا۔ طویل سفر کی **تھکن** کی وجہ سے اکثر شرکائے قافلہ عشاء کے بعد بہت جلد نیند کی آغوش میں پہنچ گئے لیکن آپ شدید تھکاوٹ کے باوجود **آدھی رات** تک وہاں پر ملاقات کی غرض سے آنے والے اسلامی بھائیوں پر **انفرادی کوشش** فرماتے رہے۔

نفس کی قربانی:

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ۱۴۲۴ھ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر ملک سے باہر تھے۔ بعض ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے بے حد اصرار پر آپ نے **عیدالاضحیٰ**

پاکستان میں منانے کی حامی بھر لی لیکن عید سے صرف چندروز پہلے ای میل کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا: ''شبِ جمعہ (٨ ذوالحجۃ الحرام ١٤٢٤ھ) کو پرواز تھی، بدھ کو دل میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ میں نے بہت غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میں عید باب المدینہ میں آکر دھوم دھام سے خوب رونق بھرے ماحول میں بچوں، گھر والوں اور کثیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مناؤں۔ باب المدینہ آنے میں نفس کی پیروی ہے اور امارات میں رہ کر تحریری کام کرنے میں آخرت کی بہتری، **باب المدینہ** میں عوام کی بھیڑ میں گناہوں کی کثرت اور امارات میں تنہائی کے باعث معاصی سے کافی بچت، عوام کی گہما گہمی میں زبان و آنکھ کی حفاظت نہایت ہی مشکل جبکہ امارات میں اپنے گھر پر زبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ الحمدللہ عزوجل کافی حد تک حاصل۔ سوچا فی الحال باب المدینہ میں جاکر سوائے **نفس کو خوش** کرنے کے کسی دین کے اہم کام کو سرانجام دینے کی بظاہر کوئی صورت سامنے نہیں ہے، قربانی کے دن ہیں، اور ظاہر ہے قربانی وہی ہے جو نفس کو گراں گزرے، لہٰذا! **نفس کی قربانی** دینا ہی مناسب ہے، لہٰذا! آخرت کی بہتری پر نظر رکھتے ہوئے میں نے باب المدینہ آنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔

وقت کم کام بہت زیادہ:

دسمبر 2002ء میں راجپوتانہ اسپتال (حیدرآباد، باب الاسلام سندھ) میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا آپریشن تھا۔ آپ نے آپریشن تھیٹر میں جانے کیلئے لباس پہن لیا، مگر پھر اطّلاع ملی کہ ابھی ایک گھنٹہ مزید تاخیر ہوگی۔ آپ سے عرض کی گئی کہ کچھ دیر آرام فرما لیجئے، مگر آپ نے ارشاد فرمایا: ''**وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے**۔'' یہ فرما کر آپ تحریری کام میں مصروف ہوگئے۔

شاعری

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سرمایہ شاعری بھی صرف نعت و منقبت اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہے۔جو اسلامی بھائی امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی شب وروز کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ حیرت زدہ ہیں کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کوشعر کہنے کا موقع کیسے مل جاتا ہے؟ پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ دیگر اربابِ سخن کی طرح ہر وقت شاعری کیلئے مصروف بھی نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ جب پیارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد تڑپاتی اور سوزِ عشق آپ کو بے تاب کرتا ہے تو آپ نعتیہ اشعارومناجات لکھتے ہیں۔ شیخ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے حمدونعت کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بزرگان دین رحمہم اللہ کی شان میں متعدد منقبتیں اور مدحیہ قصائد بھی قلم بند فرمائے ہیں،تادمِ تحریر آپ دامت برکاتہم العالیہ کے 226 کلام شمار میں آئے ہیں۔امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی شاعری میں ایک انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی شاعری میں نیکی کی دعوت کی تڑپ اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں تری سنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

ملے سنّتوں کا جذبہ مرے بھائی چھوڑیں مولیٰ سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

مِری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

نیکی کی دعوت کا جذبہ

امیرِ اہلِسنّت دامت برکاتہم العالیہ **اصلاح** کرنے کے **معاملے** میں بے حد **مُتَحَرِّک** ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کسی بھی **خلافِ شرع** یا **خلافِ سنّت** کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتے بلکہ **فوراً** اَحسن طریقے سے سامنے والے کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔

کلمۂ کفر سے توبہ کروائی:

بہت عرصہ قبل سولجر بازار کے رہائشی اسلامی بھائی **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے تو کسی وجہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ انتہائی مایوسی کے عالم میں ان کے منہ سے کچھ نازیبا کلمات ادا ہوگئے۔ جب آپ دامت برکاتہم العالیہ کو ان کلمات کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے (کچھ اس طرح) ارشاد فرمایا ''یہ تو کلمۂ کفر ہے۔'' اس کے بعد اس اسلامی بھائی کی شدومد سے **تلاش** شروع کردی گئی۔ تقریباً **دو گھنٹے** کی تلاش کے بعد بالآخر امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ اس اسلامی بھائی کے گھر جا پہنچے اور **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اسے **کلمۂ کفر** کے بارے میں بتایا اور توبہ کی ترغیب دلائی۔ الحمدللہ عزوجل! اس اسلامی بھائی نے آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے توبہ کرکے **تجدیدِ ایمان** کرلی۔

نمازی کی اِصلاح:

ایک مرتبہ **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **دَرِ دولت** میں ایک اسلامی بھائی نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ **سجدے** کی حالت میں تھے کہ اچانک آپ دامت برکاتہم العالیہ نے دیکھا کہ ان کے پاؤں کی **انگلیاں** ٹھیک سے زمین پر نہیں لگی ہوئیں۔ نماز

کے بعد آپ نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے عملی طور پر اشارہ کر کے بتایا کہ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا پیٹ زمین پر اس طرح لگنا چاہیے۔

کسی کا نام بگاڑنے والے کی اصلاح:

ایک مرتبہ کسی نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے کسی شخص کا نام برے لقب کے ساتھ لے ڈالا تو آپ نے فوری طور پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: ''ایسا نہ بولیں کہ کسی مسلمان کا نام بگاڑنے والے کو قرآنِ عظیم میں ''فاسق'' کہا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے، ''وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ O ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔'' (پ ۲۶، سورۃ الحجرات: ۱۱)

حقوق العباد کا خوف

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ جہاں **حُقوق اللہ** عزوجل کے معاملے میں حددَرجہ محتاط ہیں وہاں حُقوقُ العباد کے معاملے میں بھی بے حد احتیاط ملحوظ رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ''حُقوق اللہ عزوجل تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی رحمت سے معاف فرما دے گا۔ مگر **حُقوقُ العِباد** کا معاملہ سخت تر ہے کہ جب تک وہ بندہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے، مُعاف نہیں کریگا اللہ عزوجل بھی مُعاف نہیں فرمائے گا اگرچہ یہ بات اللہ عزوجل پر واجب نہیں مگر اس کی مرضی یہی ہے کہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے اس مظلوم سے مُعافی مانگ کر راضی کیا جائے۔''

بچپن ہی میں حقوق العباد کا خیال:

ایک مرتبہ دورانِ گفتگو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے **متعلقین** کی ترغیب کیلئے ارشاد فرمایا: ''اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے **فضل و کرم** سے **حُقوق العِباد** کی ادائیگی کا خوف بچپن ہی سے میرے دل میں بیٹھا ہوا ہے۔ جب میں چھوٹا اور تقریباً ناسمجھ تھا، یتیمی اور غربت کا دور تھا۔ **حُصولِ مُعاش** کے لئے بھنے ہوئے چنے اور مونگ پھلیاں چھیلنے کے لئے گھر میں لائی جاتی تھیں۔ ایک سیر چنے چھیلنے پر چار آنے، ایک سیر مونگ پھلیاں چھیلنے پر ایک آنہ مزدوری ملتی۔ ہم سب گھر والے مل کر اسے چھیلتے۔ میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے کبھی کبھار چند دانے منہ میں ڈال لیتا لیکن پھر **پریشان** ہوکر والدہ محترمہ سے عرض کرتا: ''ماں! مونگ پھلی والے سے **مُعاف** کرالینا۔'' چنانچہ والدہ محترمہ سیٹھ سے کہتیں کہ ''بچے دو دانے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔'' جواباً وہ کہہ دیتا: ''کوئی بات نہیں۔'' یہ سن کر میں سوچتا کہ میں نے تو دو دانے سے زیادہ کھائے ہیں مگر ماں نے تو صرف دو دانے مُعاف کروائے ہیں؟ بعد میں جب شُعور آیا تو پتا چلا کہ **''دو دانے''** مُحاورہ ہے اور اس سے مُراد تھوڑے دانے ہی ہیں اور میں کبھی تھوڑے دانے کھالیتا تھا۔''

ذرا سا کاغذ پھٹنے پر معذرت:

دورۂ حدیث (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) کے ایک طالبِ علم کی فتاویٰ رَضَویہ شریف کی ایک جلد چند دن **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضَویہ شریف کی جلد مع رُقعہ جب واپس فرمائی تو طالبِ علم رُقعہ

پڑھ کرششدَر رہ گئے اورجذباتِ تاثر سے ان کی پلکیں بھیگ گئیں۔(مضمون کچھ یوں تھا)

میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے زَیـد مَـجُدُہٗ کی خدمت میں شکریہ بھرا سلام،آپ کی فتاویٰ رَضَویہ شریف سے مطلوبہ عبارات کے عِلاوہ بھی **اِستِفادہ** کیا، خاص خاص کَلِمات وفِقرات کو**خط کشیدہ** کرنے کی عادت ہے مگرمَجاز (یعنی بااختیار) نہ ہونے کے باعث مُجتَنِب (یعنی رکا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب **معمولی سا کاغذ** پھٹ گیا، بصدنَدامت معذرت خواہ ہوں،امّید ہے مُعافی کی خیرات سے مَحروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالِباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔عِلاوہ اَزِیں بھی جوحُقوق تَلَف ہوئے ہوں مُعاف فرمادیجئے۔دَین ہوتو وصول کرلیجئے (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بنتی ہوتو لے لیجئے)۔دعائے مغفِرت سے نوازتے رہیے۔والسلام مع الاکرام

دورانِ بیان معافی طلب کرنا:

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ خوفِ خدا عزوجل کے سرمایہ سرمدی کی بنا پر**امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتھم العالیہ نے **حقوق العباد** میں حد درجہ محتاط ہونے کے باوجود دورانِ بیان بھی لوگوں سے ان کے حقوق کے بارے میں **معذرت** طلب کی۔ چنانچہ **باب الاسلام** سندھ سطح پر۲،۳،۴ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ کو ہونے والے **سنتوں بھرے اجتماع** میں ہونے والے **بیان** کے دوران آپ دامت برکاتھم العالیہ نے توبہ کی شرائط کی وضاحت کرتے ہوئے وہاں موجود لاکھوں اسلامی بھائیوں اورٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے سننے

والی اسلامی بہنوں سے ارشاد فرمایا: ''توبہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس کی حق تلفی کی ہو یا اذیت پہنچائی ہو اس سے معافی مانگی جائے، جس کے تعلقات جتنے زیادہ ہوتے ہیں اتنا ہی دوسروں کی دل آزاری ہو جانے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے، اور میرے تعلقات یقیناً آپ سب سے زیادہ ہیں، لہٰذا میری درخواست ہے کہ میری طرف سے اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو، کوئی حق تلف ہو گیا ہو، کبھی ڈانٹ دیا ہو، ملاقات نہ کرنے پر آپ ناراض ہو گئے ہوں، تو ہاتھ جوڑ کر درخواست ہے **مجھے معاف کر دیجئے**، مجھے آپ سے نہیں اپنے رب تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے، کہہ دیجئے: ''جا معاف کیا۔''

بیعت وارادت

امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بے حد **عقیدت** کی بنا پر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ خود لکھتے ہیں: ''(مرید ہونے کے لئے) ایک ہی ''ہستی'' مرکزِ توجہ بنی، گو مشائخِ اہلِ سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر

؎ پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ''ہستی'' میں **ایک کشش** یہ بھی تھی کہ براہِ راست **گنبدِ خضرا** کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس ''مقدس ہستی'' سے میری مراد حضرت شَیْخُ الفضیلت آفتابِ رَضَویت ضیاء الْمِلّت، مُقْتَدائے اَہلسنّت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رَہبرِ شَرِیْعت، شَیْخُ العَرَب والعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ،

حضرت علامہ **مولٰینا ضیاء الدین اَحمد مَدَنی قادِری رَضَوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذات گرامی (ہے)۔

ضیاء پیر و مرشد مِرے رہنما ہیں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
سُرورِ دل و جاں مِرے دل رُبا ہیں
مُنوّر کریں قلبِ عطّآر کو بھی
شہا! آپ دینِ مبیں کی ضِیا ہیں

خلافت و اجازات

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت **مفتی وقار الدین قادری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خلیفہ ہیں۔آپ کو شارح بخاری،فقیہ اعظم ہند **مفتی شریف الحق امجدی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے سلاسلِ اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خلافت و کتب واحادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی، جانشین سیدی قطبِ مدینہ حضرت مولانا **فضل الرحمٰن** صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید واجازات سے نوازا ہے۔ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء ومشائخ سے آپ کو خلافت حاصل ہے۔

بَیْعَت وارشاد

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ خلافت ووکالت ملنے کے باوجود ایک عرصے تک برائے **تواضع وانکساری** کسی کو اپنا مرید نہیں بناتے تھے بلکہ اپنے ذریعے سے پیرو

مرشِد کا ہی مرید بناتے تھے۔ پیرومرشِد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال کے بعد آپ نے بَیْعَت کرنا شروع فرمایا، تو لوگ آپ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں داخل ہوکر **عطاری** بننے لگے۔ پھر بعد میں اَکابرین کے طریقے کو اپناتے ہوئے بڑے بڑے سنّتوں بھرے اجتماعات میں بھی آپ نے **اجتماعی بَیْعَت** کا سلسلہ شروع فرمایا جیسا کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت **مصطفیٰ** رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بھی اجتماعی بَیْعَت فرماتے تھے۔

مریدوں پر شفقت

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو سالہا سال سے کثرتِ پیشاب کا عارضہ لاحق تھا۔ بالآخر دسمبر 2002ء میں ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا جس کے لئے آپ ہی کے مطالبے پر نمازِ عشاء کے بعد کا وقت طے کیا گیا تاکہ آپ کی کوئی **نماز قضا** نہ ہونے پائے۔ آپریشن ہوجانے کے بعد نیم بے ہوشی کے عالم میں درد سے کراہنے یا چلانے کی بجائے آپ نے **وقتاً فوقتاً** جن کلمات کی بار بار تکرار کی وہ یہ تھے:

''سب لوگ گواہ ہوجاؤ میں مسلمان ہوں، ...... یا اللہ عزوجل! میں مسلمان ہوں، میں تیرا حقیر بندہ ہوں، ...... **یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم ! میں آپ کا ادنیٰ غلام ہوں، ...... الحمدللہ عزوجل! میں **غوث الاعظم** (رضی اللہ عنہ) کا غلام ہوں، ...... اے اللہ عزوجل! میرے **گناہوں** کو بخش دے، ...... اے اللہ عزوجل! میری **مغفرت** فرما، ...... اے اللہ عزوجل! میرے **ماں باپ** کی مغفرت فرما، ...... اے اللہ عزوجل! میرے **بھائی بہنوں** کی مغفرت فرما، ...... اے اللہ عزوجل! میرے تمام **مریدوں** کی **مغفرت** فرما، ...... اے اللہ عزوجل! (**مجلس** شوریٰ کے مرحوم نگران) **حاجی مشتاق** کی مغفرت فرما، ...... اے اللہ

عزوجل! تمام دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں کی مغفرت فرما،...... اے اللہ عزوجل! محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کی مغفرت فرما۔......

دیکھا آپ نے کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اپنے **مُریدوں** سے کس قدر **محبت** فرماتے ہیں کہ نیم بے ہوشی میں بھی وہ اپنے مریدوں کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگتے رہے یہاں تک کہ بقرعید (۱۴۲۳ھ) میں انہوں نے ایصالِ ثواب کیلئے ایک قربانی اپنے غریب مُریدوں کی طرف سے اور ایک قربانی اپنے فوت شدہ مُریدوں کی طرف سے کی۔ اس کے علاوہ آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے تمام مریدوں کا ایمان بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حفاظت کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت مد ظلہ العالی کا تاریخی کارنامہ

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا قیام

اس پُرفتن دور میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی تھی، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے تھے، اسلام دشمن قوّتیں مسلمانوں کو مٹانے کے لئے اور اسلام کا پاکیزہ نقشہ بدلنے کے لئے ناپاک سازشیں کر رہی تھیں، مساجد کا تقدس پامال کیا جارہا تھا، لادینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچا رہا تھا، ہر گھر سینما گھر بنتا چلا جارہا تھا، مسلمان موسیقی، شراب اور جوئے کا عادی ہو کر تیزی کے ساتھ تباہی کے عمیق گڑھے

میں گرتا چلا جا رہا تھا، گلشنِ اسلام پر خزاں کے بادل منڈلا رہے تھے۔ ان نازُک حالات میں قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، **حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** یہاں تک کہ آپ نے ۱۴۰۱ھ میں **''دعوتِ اسلامی''** جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کے مَدَنی کام کا آغاز فرما دیا۔ الحمدللہ عزوجل! یہ آپ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مختصر سے عرصے میں **دعوتِ اسلامی** کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے **66** ممالک میں پہنچ چکا ہے اور لاکھوں عاشقانِ رسول نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں **مُشَرَّف بہ اسلام** ہوتے رہتے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی جہدِ مسلسل نے **لاکھوں مسلمانوں** بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کر دیا جس کی بدولت وہ **فرائض وواجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سر پر **سبز سبز عمامے** کے تاج اور چہرے پر سنت کے مطابق **داڑھی** بھی سجا لیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **منفرد اور تاریخی کام** کا بیّن **ثُبوت** یہ ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جن **شعبوں** کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور آج الحمدللہ عزوجل! ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہو چکا ہے، مَثَلاً

مدرسۃُ المدینہ برائے بالِغان:

آپ دامت برکاتہم العالیہ نے **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے بالِغان کی تعلیمِ قرآن کے لئے "**مدرسۃُ المدینہ برائے بالِغان**" کی ترکیب فرمائی، مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی **صحیح مخارج** سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ **قران کریم سیکھتے** اور **دعائیں** یاد کرتے، **نمازیں** وغیرہ درست کرتے اور سنتوں کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

مدرسۃ المدینہ:

الحمد للہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** کے زیرِ انتظام اندرون و بیرونِ ملک **حفظ و ناظرہ** کے سینکڑوں مدارس بنام "**مدرسۃ المدینہ**" قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش **42,000** ہزار **مدنی منّے** اور **مدنی منّیوں** کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

جامِعۃُ المدینہ:

آپ دامت برکاتہم العالیہ نے **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے علماء کی تیاری کے لئے کثیر جامِعات بنام "**جامِعۃُ المدینہ**" قائم کئے، ان کے ذَرِیعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضَرورت قیام وطعام کی سَہولتوں کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو **جامِعۃُ المدینہ للبنات**" میں **عالمہ کورس** اور **شریعت کورس** کی

مفت تعلیم دی جاتی ہے۔تادمِ تحریر پاکستان بھر میں اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے الگ الگ تقریباً 100 جامعات المدینہ قائم کئے جاچکے ہیں۔بعض جامعات میں **شِفاخانے** بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلبہ اور مدنی عَملہ کامُفت علاج کیا جاتا ہے۔ ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسب ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو **تخصص فی الفقه** (دوسالہ مفتی کورس) اور **تخصص فی الفنون** (دورانیہ 12 ماہ) بھی کروایا جاتا ہے جس میں فلسفہ منطق اور عقائد کی منتہی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔اہلسنت کے مدارس کے ملک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال **''دعوت اسلامی''** کے جامعات کے طلبہ اور طالبات پاکستان میں **نمایاں کامیابی** حاصل کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

دارُالاِ فتاء:

آپ دامت برکاتہم العالیہ نے **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے متعدد **''دارُالاِفتاء''** قائم کئے جہاں مفتیانِ کرام دامت فیوضہم تحریری وزبانی فتاویٰ اور ٹیلی فون وانٹرنیٹ کے ذریعے مسلمانانِ عالَم کی شرعی رہنمائی فرماتے ہیں۔تقریباً چھ سال کے عرصے میں 50,000 سے زائد فتاویٰ کا اجراء ہوچکا ہے۔دارالافتاء کے انتظام وانصرام کو چلانے کے لئے **''مجلس افتاء''** قائم کی گئی ہے۔دیگر علمائے اہلِسنّت دامت فیوضہم سے

مربوط رہنے کے لئے **"مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ"** بنائی گئی ہے۔

مجلس خُدّامُ المساجد:

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے مساجد کی تعمیر کیلئے **"مجلس خُدّامُ المساجد"** قائم فرمائی، **مُتَعَدَّد** مساجد کی تعمیرات کا ہر وَقت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں **"مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ"** کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے، متعدد مساجد کے امام و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

مجلس برائے شعبہ تعلیم:

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ فیض سے تعلیمی اداروں مَثَلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطلبہ کو **میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطَفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنّتوں سے رُوشناس کروانے کے لئے **"مجلس برائے شعبہ تعلیم"** کے تحت مَدَنی کام ہورہا ہے۔ بے شُمار طُلَباء سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مَدَنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَل مُتَعَدَّد** دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طلبہ، نَمازی اور سُنّتوں کے عادی ہو گئے۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور اسٹاف کو ضَروریاتِ دین سے رُوشَناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد **"فیضانِ قرآن وسنّت کورس"** بھی شروع کیا گیا ہے، اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔

مجلسِ مکتوبات وتعویذات:

جیسا کہ گزرا کہ سلف صالحین قدس سرھم کی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے قلبِ مبارک میں بھی امت کی خیر خواہی کا دریائے بیکراں موجزن ہے۔**اوائل میں آپ** دامت برکاتہم العالیہ گھروں اور اسپتالوں میں جاکر مریضوں کودم کرتے اورتعویذات عنایت فرماتے تھے۔**تقریباً1972** میں باب المدینہ(کراچی) میں آنکھوں کی ایک پُراسرار بیماری پھیلی، اس سے شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہو۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے مریضوں کی آنکھوں پر **فی سبیل اللہ** دَم کرنا شروع کردیا، اللہ عزوجل کے کرم سے لوگ صحت یاب ہونے لگے، یہاں تک کہ اخبار میں نمایاں طور پر یہ خبر شائع ہوئی کہ آنکھوں کی **پُراسرار بیماری** جس کے علاج میں ڈاکٹر ناکام ہوچکے ہیں وہ **محمد الیاس قادری** (دامت برکاتہم العالیہ) نامی ایک شخص کے دَم سے ٹھیک ہونے لگی ہے۔ پھر کیا تھا لوگ دور دور سے آنے لگے اور مریضوں کی قطاریں لگ جاتیں اور آپ دامت برکاتہم العالیہ باری باری دَم فرماتے۔

بالآخر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے **اُمّتِ سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی غمخواری کے مقدس جذبے کے تحت **مجلسِ مکتوبات وتعویذات عطاریہ** بنائی۔جس کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز **استخارہ** کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کے تحت **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی جانب

سے بلا مبالغہ لاکھوں لاکھ تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور تادم تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے **ماہانہ سوا دو لاکھ** اور سالانہ کم و بیش **26 لاکھ** سے **زائد** ''تعویذات'' و ''اَوراد'' دیئے اور کم و بیش **20 سے 25 ہزار مکتوبات** بھیجے جارہے ہیں جن میں **E-mail** کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل **ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع شدہ ''**خوفناک بلا**''، ''**پراسرار کتا**'' اور ''**سینگوں والی دلہن**'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مَدَنی اِنعامات:

آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اِسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طلبہ کو فرائض و واجِبات، سُنَن و مُستَحبّات اور اَخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلکات (یعنی گناہوں) سے بچانے کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' کی صورت میں خود احتسابی کا ایک نظامِ عمل عطا فرمایا ہے، بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''**فکرِ مدینہ**'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مدنی انعامات، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامعات کے طلبہ کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃ المدینہ کے مدنی منّوں کے لئے 40

مدنی انعامات ہیں۔

مدنی قافلے اور ہفتہ وار اجتماعات:

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی عطا کردہ تربیت کی برکت سے تیار ہونے والے مبلغین دعوتِ اسلامی کے ذریعے دنیا کے **کئی ممالک** میں **''مَدَنی قافلوں اور ہفتہ وار اجتماعات''** کا مَدَنی جال بچھایا جاچکا ہے، **عاشقانِ رسول** کے سنّتوں کی تربیّت کے بے شمار **مَدَنی قافِلے** ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کر کے علمِ دین اور سنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں، مختلف ممالک میں مدنی کام کے لئے **''مجلس برائے بین الاقوامی امور''** قائم کی گئی ہے۔

شراب خانے کا مالک مسلمان ہوگیا

ایک مدنی قافلہ دین اسلام کی بہار سمیٹنے کے شوق میں ۳۰ دن کیلئے نمپو لا گیا وہاں ایک **شراب خانہ** کے مالک **مدہن لال** نامی کافر پر انفرادی کوشش کی۔ الحمدللہ عزوجل وہ **مسلمان** ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام **عبدالکریم** رکھا گیا۔ عبدالکریم نے مسلمان ہونے کے بعد اپنے شراب خانے کو مسجد بنا دیا۔ اور وہاں باقاعدگی کے ساتھ **پانچ وقت کی نماز** ہوتی ہے۔ اسی مدنی قافلے میں **انفرادی کوشش** کی برکت سے ایک سابقہ وزیر خزانہ، اسکا سیکرٹری اور اسسٹنٹ **مسلمان** ہوگئے۔ ان کا پرانا نام مارشل تھا اور نیا نام محمد اویس رکھا گیا، اسی ماہ ایک مبلغ کی انفرادی کوشش کی برکت سے موجودہ **وزیر خزانہ** کا مشیر بھی **مسلمان** ہوگیا، مُتَعَدّد مقامات پر **مَدَنی تربیّت گاہیں** قائم ہیں جن

میں دُورونزدیک سے اسلامی بھائی آکر قِیام کرتے عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنّتوں کی تربیَّت پاتے اور پھر قُرب وجوار میں جاکر ''**نیکی کی دعوت**'' کے مَدَنی پھول مہکاتے ہیں۔ نئے مُبَلِّغین کی تربیَّت کے لئے مختلف کورسز کا اہتمام ہے مثلاً **41** دن کا **مدنی قافلہ کورس**، **63** دن کا **تربیّتی کورس**، **گونگے بہروں** کے لئے **30** دن کا **تربیّتی کورس**، **امامت کورس** اور **مُدرِّس کورس** وغیرہم۔

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات:

آپ دامت برکاتہم العالیہ کے دریائے فیض سے جہاں **اسلامی بھائی** مستفیض ہوتے وہیں **اسلامی بہنیں** بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ الحمد للہ عزوجل! **اِسلامی بہنوں** کے بھی **شرعی پردہ** کے ساتھ **مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات** ہوتے ہیں۔ لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل، نمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند بن چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس بنام **مدرسۃ المدینہ (برائے بالغات)** بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط (باب المدینہ کراچی) میں اسلامی بہنوں کے تقریباً **2000** مدرسے روزانہ لگتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرانِ پاک، نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

اِجتماعی اعتِکاف:

الحمد للہ عزوجل! دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں **دعوتِ اسلامی** کے زیرِ انتظام ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرہ میں ''**اِجتماعی اعتِکاف**'' کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان میں

اسلامی بھائی علمِ دین حاصِل کرتے، سنّتوں کی تربیّت پاتے ہیں نیز کئی مُعتکِفین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ یوں اجتماعی اعتکاف کی برکت سے ہزاروں بے نمازی، نمازی بن رہے ہیں اور سنتوں سے دور رہنے والے سنتوں کے پیکر بن رہے ہیں۔

بین الاقوامی وصوبائی اجتماعات:

دنیا کے مختلف ممالِک میں ہزاروں مقامات پر **دعوتِ اسلامی** کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کے عِلاوہ عالَمی اور **صُوبائی سطح** پر بھی **"سنّتوں بھرے اجتماعات"** ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشِقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃُ الاولیاء **ملتان شریف** (پاکستان) میں واقِع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا **بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے کئی ممالِک سے مَدَنی قافِلے شرکت کرتے ہیں۔ **بِلا شُبہ یہ حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔**

مَدَنی مُذاکرات:

"مَدَنی مُذاکرات" کے اجتماعات کا اِنعِقاد بھی ہوتا ہے جس میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے عَقائد واعمال، شرِیعت وطریقت تاریخ وسیرت، طِبابت و روحانیت وغیرہ مختلف مَوضُوعات پر **سُوالات** کئے جاتے ہیں اور **آپ** دامت برکاتہم العالیہ ان کے

جوابات عطا فرماتے ہیں۔ان مدنی مذاکروں کی اب تک تقریباً 167 کیسٹیں اور دو mp3 سی ڈیز منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں 100 مدنی مذاکرے ہیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی ان مدنی مذاکروں کو سُنا جاسکتا ہے۔

حاجیوں کی تربیَّت:

حج کے موسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبلِّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیَّت کرتے ہیں ۔ حج و زیارتِ مدینۂ منوّرہ میں رہنُمائی کیلئے مدینے کے مسافِروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

مکتبۃُ المدینہ:

آپ دامت برکاتہم العالیہ کے قائم کردہ ادارے ''مکتبۃُ المدینہ'' کے ذَرِیعے سرکارِ اعلیٰحضرت اور دیگر عُلَمائے اہلسنّت کی کتابیں طبع ہوکر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کرسنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ نیز سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرات کی لاکھوں کیسیٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذَرِیعہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ:

نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کے عزمِ مُصمّم کے پیشِ نظر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے ''مجلس المدینۃ العلمیۃ'' بھی

قائم کی جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام دامت فیوضھم پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی او راشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے **چھ شعبے** ہیں "المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری **الشّاہ امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ اس سلسلے میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **عربی رسائل** اور آپ کے **10** رسائل کی تسہیل وتخریج کرنے کے بعد انہیں شائع کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ مجلس المدینۃ العلمیۃ کے تحت مختلف موضوعات پر تادم تحریر تقریباً **70** سے زائد کتابیں **شائع** ہوچکی ہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل:

غیرمحتاط کُتب چھاپنے کے سبب امّت مسلمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جارِیہ کے سدِ باب کے لئے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے **"مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل"** قائم فرمائی جو مُصَنِّفِین و مُؤَلِّفِین کی کُتُب کو عقائد، کفرِیّات، اَخلاقیات، عَرَبی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحَظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔

مجلس برائے خصوصی اسلامی بھائی:

آپ دامت برکاتہم العالیہ نے **"گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں"** کے لئے **"مجلس برائے خصوصی اسلامی بھائی"** بنائی۔ جس کی برکت سے قوتِ گویائی و سماعت سے محروم اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد بھی نیکیوں کی طرف مائل ہوئی اور اب ان

کے بھی مدنی قافلے سفر کرتے ہیں۔

مجلس فیضانِ قرآن برائے جیل خانہ جات:

آپ نے قیدیوں کی تعلیم وتربیّت کے لئے **"مجلس فیضانِ قرآن برائے جیل خانہ جات"** قائم کی۔ جیل خانوں میں مَدَنی کام کی برکت سے کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ اَفراد تائب ہوئے اور رہائی پانے کے بعد عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں! مُبلِّغین کی انفرادی کوشِشوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشرَّف بہ اسلام ہورہے ہیں۔

اس طرح **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سنتوں کی خدمت کے کم و بیش **30** شعبوں کو قائم فرمانے کے بعد سارا نظام **"مرکزی مجلسِ شوریٰ"** کے سپُرد کر کے ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے ہیں اور ضرورتاً اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی نوازتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سنّتوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

اللہ عزوجل کی **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجلس المد ینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُب ِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل: یہ کتاب (کِفلُ الفَقِیہِ الفَاھِمِ فِيْ اَحکَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاھِمْ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں نوٹ کے تبادلےاوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔(کل صفحات:199)

(۲)ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ): یہ رسالہ(اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔جس میں پیر ومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارِد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔(کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان):اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اورضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔(کل صفحات:74)

(٤)کامیابی کے چار اصول (حاشیہ وتشریح تدبیرفلاح ونجات واصلاح) اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔(کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت :یہ رسالہ (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ)کاحاشیہ ہے۔اس عظیم رسالے میں شریعت اورطریقت کوالگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔(کل صفحات:57)

(٦) ثبوتِ ھلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلاَلِ) : اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقرر شرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔(کل صفحات:63)

(٧) عورتیں اور مزارات کی حاضری : یہ رسالہ(جُملُ النُّورِ فِيْ نَھْيِ النِّسَاءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ) کا حاشیہ ہے۔اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لئے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارِد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔(کل صفحات:35)

(۸) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِيْ):اس رسالے

میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلّدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلّل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات:100)

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِيْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْدِ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات:55)

(۱۰) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل : یہ رسالہ (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور وباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات:40)

(۱۱)والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق : یہ رسالہ (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) کی تسہیل وحاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے،اس میں والدین، اساتذۂ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔ (کل صفحات:135)

(۱۲)دعاء کے فضائل: یہ رسالہ (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لأَحْسَنُ الْوِعَاءِ) کی حاشیہ وتسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

ازامام اہل سنت مجدددین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱) كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمُ (کل صفحات:74)۔ (۲) تَمْهِيْدُ الْإِيْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۳) اَلْإِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (٤) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (۵) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46) (٦) اَجْلَى الْإِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۷) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93) (۸)جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَارِ۔ (کل صفحات:570)

شعبہ اصلاحی کتب

(۱) خوفِ خدا عزوجل: اس کتاب میں خوفِ خدا عزوجل سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات:160)

(۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:200)

(۳) فکرِ مدینہ: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبہ) کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے ''131'' واقعات کو جمع کیا گیا ہے نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:164)

(٤) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟: اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو عموماً ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہو سکتے ہیں۔ (کل صفحات:132)

(۵) نماز میں لقمہ کے مسائل: نماز میں لقمہ دینے یا لینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات:39)

(٦) جنت کی دو چابیاں: زبان و شرم گاہ کی حفاظت سے متعلق امور پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات:152)

(۷) کامیاب استاذ کون؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہو سکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علیٰ ھذا القیاس۔ (کل صفحات:43)

(۸) نصاب مدنی قافلہ: اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق اُمور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا

جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہئے؟ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔ (کل صفحات: 196)

(۹) فیضانِ احیاء العلوم : یہ کتاب امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مایہ ناز کتاب ''اَحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّین'' کی تلخیص و تسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات: 325)

(۱۰) حق وباطل کا فرق: یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف (اَلْمِصْبَاحُ الْجَدِیْد) ہے جسے ''**حق وباطل کا فرق**'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (کل صفحات: 50)

(۱۱) تحقیقات: یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔ (کل صفحات: 142)

(۱۲) اربعین حنفیہ : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 112)

(۱۳) طلاق کے آسان مسائل : اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔ (کل صفحات: 30)

(۱٤) توبہ کی روایات وحکایات : توبہ کی اہمیت وفضائل اور توبہ کرنے والوں کی حکایات پر مشتمل کتاب ہے۔ (کل صفحات: 124)

(۱۵) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): مرشِدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے ''آدابِ مُرشِدِ کامل'' کے **مکمل پانچ حصوں** پر مشتمل اس کتاب میں شریعَت وطریقت سے متعلق ضَروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۱٦) کامیاب طالب علم کیسے بنیں ؟ : اس کتاب میں علم کے فضائل،

طلبِ علم کی نیتوں، اسباق کی پیشگی تیاری اور ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ، کامیاب طالب العلم کون؟ وغیرھم موضوعات کا بیان ہے۔(کل صفحات: تقریباً 63)

(۱۷) ٹی وی اور مُووی : اس رسالے میں ٹی وی اور مُووی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔(کل صفحات: 32)

(۱۸) فتاوی اھل سنت :اس سلسلے میں سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔

(۱۹) مفتیٔ دعوتِ اسلامی :دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے حالاتِ زندگی پر مشتمل تالیف ہے۔

(۲۰)تنگ دستی کے اسباب :اس رسالے میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تنگدستی کے اسباب اور آخر میں ان کا حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔(کل صفحات: 33)

(۲۱)عطاری جن کا غسلِ میت :جنّات سے متعلق معلومات پر مشتمل مختصر رسالہ ہے۔(کل صفحات: 24)

(۲۲)غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ **کے حالات** :حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی سیرتِ مبارکہ اور دلچسپ حکایات پر مشتمل کتاب ہے۔(کل صفحات: 106)

(۲۳) قبر کھل گئی :اس کتاب میں مذہبِ اِسلام کی حقانیت پر مبنی، عاشقانِ رسول کی قبریں کھلنے کے ایمان افروز واقعات ہیں ۔(کل صفحات: 48)

(۲۴) قبرستان کی چڑیل :اس رسالے میں بھی جنات کے حوالے سے معلومات ہیں۔(کل صفحات: 24)

(۲۵) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات: اس رسالے میں مجلس فیضانِ قرآن کا تعارف اور جیل خانہ جات میں پیش آنے والی مدنی بہاروں کا تذکرہ ہے۔(کل صفحات: 24)

(۲۶) رھنمائے جدول برائے مدنی قافلہ :مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشِقانِ رسول کے لئے انمول تحفہ ہے ۔(کل صفحات: 255)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

(۱) شاہراہِ اولیاء: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصنیف ''**مِنھاجُ العَارِفِیْنَ**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔اس رسالے میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔(کل صفحات:36)

(۲) حسنِ اخلاق: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاہکار تالیف ''**مَکارِمُ الْاَخلاق**'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔(کل صفحات:74)

(۳) اَلدَّعوۃُ اِلَی الفِکرِ (عربی): یہ کتاب ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی رَوِش پر نظرِ ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔(کل صفحات:148)

(٤) راہِ علم: یہ رسالہ ''**تَعلِیمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہِ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔اوران باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔(کل صفحات:102)

(۵) بیٹے کو نصیحت: یہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کتاب ''**اَیُّھَاالْوَلَد**'' کا اردو ترجمہ ہے۔بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات:64)

(٦) جنت میں لے جانے والے اعمال: یہ حافظ محمد شرفُ الدین عبدالمؤمن بن خلف دِمیاطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تالیف ''**اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ**'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر صدقات، تلاوتِ قرآن، صبر، حسنِ اخلاق، توبہ، خوفِ خدا عزوجل اور درود پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔(تقریباً1100 صفحات)

شعبہ درسی کتب

(۱)**تعریفاتِ نحویہ**:اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کردی گئی ہیں۔(کل صفحات:45)

(۲) **کتاب العقائد**: صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔(کل صفحات:64)

(۳) **نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر**:یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے مثال تالیف ''**نُخْبَۃُ الْفِکر فِی مُصْطَلِحِ اَھْلِ الْاَثَرِ**'' کی عربی شرح ہے۔اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام،ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔(کل صفحات:175)

(٤) **اربعین النوویہ** (عربی):علامہ شرف الدین نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف جوکہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔(کل صفحات:121)

(۵)**نصاب التجوید**:اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔(کل صفحات:79)

(٦) **گلدستہ عقائد واعمال**:اس کتاب میں ارکانِ اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔(کل صفحات:180)

(٦) **وقایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو**:عربی زبان میں علم نحو کی مشہور کتاب ھدایۃ النحو کی عربی شرح ہے،اساتذہ وطلبہ کے لئے یکساں مفید ہے۔

شعبہ تخریج

(۱)عجائب القرآن مع غرائب القرآن :اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے مطابقت اور نہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ (کل صفحات:206)

(۲)جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل وخصائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے،اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباًتمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے،خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا،معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکر کردیا ہے۔(صفحات:679)

(۳،٤،۵) بہارِ شریعت : فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب ''بہارِشریعت'' جوعقائدِ اسلامیہ اوران سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔تمام حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔اس کے اب تک 5 حصے شائع ہوچکے ہیں،بقیہ پرکام جاری ہے۔

(٦)اسلامی زندگی :اس کتاب میں ان رسومات کا بیان ہے جو معمولی فرق کے ساتھ پاک و ہند میں رائج ہیں۔اس کتاب کونئی کمپوزنگ،مکرر پروف ریڈنگ،ضروری تسہیل وحواشی،دیگر نسخوں سے مقابلے،آیاتِ قرآنی کے ترجمے ومحتاط تطبیق اور تصحیح،حوالہ جات کی تخریج،عربی وفارسی عبارات کی درستگی اور پیرابندی وغیرہ،نیز مآخذ ومراجع کی فہرست کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

(٦)آئینۂ قیامت : یہ کتاب شہنشاہ سخن،استاذ زمن،برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے تحریر فرمائی۔جس میں امامِ عالی مقام حضرت امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا مختصر بیان ہے۔اعلیٰ حضرت،عظیم البرکت،عظیم المرتبت،پروانۂ شمع رسالت،عاشق ماہ نبوت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الحنان سے جب ذکرِ شہادت سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواباًارشادفرمایا:''مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتاب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب'' آئینۂ قیامت''میں صحیح روایات ہیں انہیں سننا چاہیے،باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔'' (ملفوظات اعلیٰ حضرت،حصہ دوم،ص ۲۵۱)

الحمدللہ عزوجل!طباعتِ جدیدہ کے لئے ان امور کا اہتمام کیا گیا؛(۱) کتاب کی نئی کمپوزنگ (۲) مکرر پروف ریڈنگ (۳) دیگر نسخوں سے مقابلہ(۴) حوالہ جات کی تخریج (۵) عربی وفارسی عبارات کی درستگی (٦) پیرابندی (۷) آیات کا

ترجمہ کنزالایمان کے مطابق اور آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔اس کے علاوہ آخری صفحات میں شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت جلداوّل سے فضائلِ عاشورہ بھی شامل کئے گئے ہیں۔

(۷)صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم **کا عشق رسول** صلی اللہ علیہ وسلم**: اس کتاب میں** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسوۂ حسنہ کے وہ درخشاں واقعات پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عزت مآب میں حاضری کا طریقہ،ان کی بارگاہ کا ادب،فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بجا آوری میں پیش قدمی اور جاں نثاری کی حسین و دلکش ادائیں بیان کی گئی ہیں اور آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بارگاہ رسالت میں ''خراج عقیدت'' پیش کیا گیا ہے کہ کس طرح انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدح بیان فرمائی ہے۔
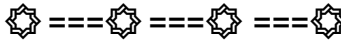
ایمان کی حفاظت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ارشاد ہے، جس کو زندگی میں سلْب ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے (بحوالہ رسالہ برے خاتمے کے اسباب ص ۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: ایمان کی حفاظت کے لئے ہمیں نیک اعمال اختیار کرنے چاہئیں۔ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **''مرشدِ کامل''** سے مُرید ہونا بھی ہے۔

بَیْعَت کا ثُبوت:

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشادفرماتا ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۝ ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۷۱)

نورُالعرفان فی تفسیرُ القرآن میں مفسرِ شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں ''اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے **شَرِیْعَت** میں ''تقلید'' کرکے، اور **طریقت** میں ''بَیْعَت'' کرکے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطٰن ہوگا۔ اس آیت میں **تقلید، بَیْعَت** اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔''

آج کے پُرفتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرور ہے، مگر کامل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے مَحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہ ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں میں **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا مقدس جذبہ بیدار کرنے کی سعی فرماتے ہیں۔**

جس کی ایک مثال قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی

ماحول ہمارے سامنے ہے۔ جس کے امیر، بانیٔ دعوتِ اسلامی، **امیرِ اَہلسنّت** ابو بلال حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، آپ کی سعیٔ پیہم نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت **مفتی** وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہیں۔ (آپ کو شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند **مفتی شریف الحق** امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلاسلِ اربعہ قادریہ، **چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ** کی خلافت و کتب و احادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی، جا**نشین سیدی قطبِ** مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید و اجازات سے نوازا ہے۔ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ سے آپ کو **خلافت** حاصل ہے۔)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضلِ خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مَدَنی مشورہ: جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات مبارکہ کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شیطانی رکاوٹ: مگر یہ بات ذہن میں رہے! کہ چونکہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے **حضور غوث پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع متوقع ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مُرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

آپ کے دل میں خیال آئے گا، میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ

لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مُرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں، پھر مُرید بھی بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آ سنبھالے، **لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔**

شَجرہِ عطاریہ : اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بہت ہی پیارا"**شجرہ شریف**"بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہیے، نیز جادوٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہیے، اسی طرح کے اور بھی "اَوراد" لکھے ہیں۔

اس شجرے کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دن کا بچہ بھی ہو تو اسے بھی **سرکار غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں مرید کروا کر **قادِری رَضوی عطاری** بنوا دیں۔

بلکہ امّت کی خیر خواہی کے پیشِ نظر، جہاں آپ خود **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہونا پسند فرمائیں وہاں انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز واَقرباء اور اہل خانہ، دوست احباب ودیگر مسلمانوں کو بھی ترغیب دلا کر مُرید کروا دیں۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں! کہ ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر 3** کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ**

رَضویہ عطّاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔

مثلاً لڑکی ہو تو **میمونہ بنتِ علی اکبر** عمر تقریباً تین ماہ اور لڑکا ہو تو **محمد امین بن محمد اکرم** عمر تقریباً سات سال، اپنا مکمل پتا لکھنا ہر گز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

"قادِری عطّاری" یا "قادِریہ عطّاریہ" بنوانے کیلئے

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سر پرست کا نام ضَرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضَرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل جامع مسجد۔ 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net